دار العلوم دیوبند

سحر گاہی دعاؤں کا ثمرہ

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد اکابر علماء دیوبند نے اچھی طرح محسوس کر لیا کہ اب فرنگی قوت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ کھلی جنگ میں اس کا مقابلہ مشکل ہے تو انھوں نے زیر زمین کام کا فیصلہ کر لیا۔

دار العلوم دیوبند کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ قیام دار العلوم (۱۲۸۳ھ) کے بعد حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (مہتمم) جب حج بیت اللہ کے لیے مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے تو وہاں سیدنا حضرت حاجی امداد اللہؒ سے عرض کیا۔ "ہم نے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے اس کے لیے دعا فرمایئے" —— حضرت حاجی صاحبؒ نے دلچسپ انداز میں فرمایا۔

"سبحان اللہ! آپ فرماتے ہیں، ہم نے مدرسہ قائم کیا یہ خبر نہیں کہ کتنی پیشانیاں اوقات سحر میں سربسجود ہو کر گڑگڑاتی رہیں کہ خداوندا! ہندوستان میں بقائے اسلام اور تحفظ اسلام کا کوئی ذریعہ پیدا کر۔ یہ مدرسہ انہی سحر گاہی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ یہ دیوبند کی قسمت ہے کہ اس دولت گرانقدر کو یہ سرزمین لے اڑی"

(علمائے حق ص ۲۰ ج ۱)

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ۔ (مسلم)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس جنازہ پر مسلمانوں کی ایک جماعت نے نماز پڑھی جن کی تعداد سو ہو اور ان میں سے اس کے لیے اللہ سے سفارش و مغفرت کی درخواست کرے تو یہ سفارش قبول کی جاتی ہے۔

مسلمان کے مسلمان پر جو حق ہیں ان میں سے "جنازہ" میں شمولیت ایک اہم حق ہے ــــ احادیث میں بکثرت یہ مضمون موجود ہے۔ مرنے والے کے اہلِ خانہ کو تسلی دلانا، تین دن تک ان کے گھر خوراک پہنچانا اور مرنے والے کی احترام کے ساتھ تجہیز و تکفین ایک اہم معاملہ ہے۔ اس لیے کہ دنیوی زندگی کا یہ ایسا موڑ ہے جہاں ایک انسان کا تعلق اس دنیا سے عملی طور پر منقطع ہو جاتا ہے اور بعد میں رہنے والوں کو بھی زود یا بدیر اس منزل سے گذرنا پڑتا ہے تو کسی کے ساتھ بھلائی کا اللہ تعالیٰ بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں۔

مرنے والے کے ساتھ پہلی ہمدردی یہ ہے کہ اسے کلمہ طیبہ کی تلقین کی جائے (مسلم) جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس کلمہ پڑھا جائے وہ بھی پڑھے گا۔ کلمہ پڑھنے کا کہنا مناسب نہیں کہ تکلیف کے سبب خرابی کا احتمال بھی ہے۔ مرنے والے کے لیے دعا اور اچھے جذبات کا اظہار حدیث کی رو سے ضروری ہے بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔ موت کی تکلیف پر انا للہ و انا الیہ راجعون کہنا حدیث سے ثابت ہے (مسلم) اور جب صدمہ یاد آئے یہ پڑھے۔ میّت پر بغیر آواز کے رونا جائز ہے۔ جیسا کہ امام بخاری و مسلم کی روایات سے ثابت ہے خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و اصحابہ وسلم اپنے صاحب زادے ابراہیم کی موت پر روئے اور سوال پر فرمایا کہ یہ رونا تو رحمت ہے البتہ چیخ و پکار حرام ہے اور اس کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔

اس کے بعد جنازہ میں شرکت کی حدیث گذر چکی۔ اس میں ایک سو کی تعداد اس حدیث میں ہے جب کہ امام مسلم کی ایک روایت میں ۴۰ کا عدد اور ایک روایت میں جس کو امام ترمذی نے نقل کیا "تین صفوف" کا ذکر ہے اور اس میں ہے کہ جس کے جنازہ میں تین صفیں ہوں گی، اس کے لیے جنت واجب ہے۔

مقصد واضح ہے کہ جماعت کثیرہ کی دعا اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی ہے۔ سب نہ ہوں تو کوئی نہ کوئی اللہ کا بندہ ایسا ہوتا ہی ہے جس کی مالکِ کائنات ضرور سن لیتے ہیں، اور وہاں تو رحمت کے لیے بہانہ درکار ہے۔

جلد ۲۵ ٭ شمارہ ۴۱

۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۰ھ ٭ ۱۱ اپریل ۱۹۸۰ء

افسوسناک الزام تراشی

مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے اجلاس صد سالہ سے واپسی پر یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ بعض لوگ اخبارات کے ذریعہ یہ ہنگامہ بپا کر رہے ہیں کہ دیوبند کے اجتماع کا افتتاح بھارت کی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی نے کیا۔

بعض اخبارات نے ماضی کے بغض و عناد کے پیشِ نظر اس پر کالم کے کالم سیاہ کئے۔ علماء دیوبند کثراللہ سوادہم کے ایک حصہ کے سیاسی نظریات پر خامہ فرسائی شروع کر دی اور بعض پاکستانی علماء کا نام لے کر طنزیہ انداز میں لکھا کہ انہوں نے جی بھر کر اندرا کو دیکھا ہوگا، وغیرہ ذالک۔

جہاں تک مسز اندرا گاندھی کی اجتماع میں شرکت کا معاملہ ہے وہ بالکل درست ہے وہ شریک ہوئیں اور ضرور ہوئیں لیکن یہ بات بالکل غلط ہے کہ انہوں نے افتتاح کیا یا کوئی ایسی بات ہوئی

پاکستان ایک ایسا ملک ہے جس میں مسلمانوں کی بھرپور اکثریت ہے اور اس میں مسلمانوں ہی کا راج ہے۔ ان مسلمانوں نے یہ ملک حاصل ہی اس لیے کیا تھا کہ ہم یہاں آزاد ہو کر کام کریں گے لیکن ہندوستان کے وہ پانچ کروڑ مسلمان جو اس وقت بالکل بے یارو مددگار تھے انہوں نے مسلسل محنت، جفاکشی اور ہمت سے جس طرح اپنا وجود تسلیم کرایا ہے اس کی یہاں کے لوگوں کو خبر نہیں۔

آج وہاں موجود ۱۵ کروڑ مسلمان ایک ایسی قوت ہیں جن کے بغیر کسی کی گاڑی نہیں چل سکتی۔ دیوبند کا مدرسہ جو اسلامیانِ برصغیر کے عزّت و وقار اور ان کے مجاہدہ علمی و عملی کی درخشاں تعبیر ہے۔ اس کے فقید المثال اجتماع کو کوئی بھی نظرانداز نہیں کر سکتا تھا یہی وجہ ہے کہ ارباب دارالعلوم کی طرف سے کسی قسم کے پروگرام کے

اس شمارے میں

رئیس الادارہ

پیر طریقت حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ

مدیر منتظم : میاں محمد اجمل قادری
مدیر : محمد سعید الرحمٰن علوی

بدل اشتراک	سالانہ -/۶۰ روپے، ششماہی -/۳۰ روپے
	سہ ماہی -/۱۵ روپے، فی پرچہ ۱/۵۰ روپیہ

بغیر نہ صرف مسز گاندھی وہاں آئیں بلکہ مسٹر جگ جیون رام بھی آئے۔ مسز گاندھی گھنٹہ بھر سٹیج پر رہیں. مصر کے معروف قاری عالی مرتبت شیخ عبدالباسط نے تلاوت کی، دارالعلوم کے مہتمم حضرت حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مدظلہ نے مطبوعہ خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ وزیر اوقاف کویت نے حسب پروگرام افتتاحی خطاب کیا شاہ خالد اور بعض دوسرے حضرات کے پیغامات سنائے گئے تب مسز اندرا گاندھی کا نمبر آیا۔ انہوں نے مختصر تقریر کی اور چلتی بنیں۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوا اور وہ باتیں جو یہاں کہی جا رہی ہیں سراسر غلط اور افسوسناک الزام تراشی کے ضمن میں آتی ہیں جن کی ایک مسلمان سے توقع نہیں رکھی جا سکتی۔

اجتماع دیوبند سے دو دن قبل وزیراعظم ہند حضرت خواجگان سید معین الدین اجمیری قدس سرہٗ کے مزار پر گئیں اور وہاں تقریبات میں باقاعدہ شریک ہوئیں۔ کہنا چاہیئے کہ اجمیر اور دیوبند ان کی حاضری ان کی سیاسی مجبوری تھی اور بس۔

دیوبند کے فقید المثال اجتماع کے مطبوعہ پروگرام میں جس کی کاپیاں یہاں موجود ہیں مسز گاندھی کا نام تک نہ تھا تاہم یہاں کے بسنے والوں کو یہ تو سوچنا چاہیئے کہ ایک ملک کی وزیر اعظم نے جب از خود خواہش کا اظہار کیا تو اس کا کیا جواب ممکن تھا۔؟

ہمارے دوست اپنے اور دوسروں کے لیے الگ الگ پیمانے بنانے سے گریز کریں اور ماضی کے حالات پر نظر رکھیں۔ جب یہاں بعض خواتین کو ملک و قوم کا نمائندہ بنا کر اسلام اور جمہوریت کے نام پر شہر شہر پھرایا گیا اور آج اُس ملک میں مسلمانوں کے اجتماع میں ایک عورت کی شرکت کو ناجائز کہنے والے یہاں ساتھ ساتھ تھے بلکہ بہت بڑے حمایتی ——— توقع کی جاتی ہے کہ ہمارے اہل قلم اور دوسرے حضرات حقیقت حال کی وضاحت کے بعد اس مسئلہ پر ہنگامہ آرائی کا سلسلہ بند کرکے ماحول کو تلخ ہونے سے بچانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔

علوی

اجتماعِ خانپور

دیوبند کے اجتماع کے بعد خانپور ضلع رحیم یار خاں میں ماہ رواں کی ۱۸-۱۹-۲۰ تاریخ کو ایک عظیم الشان اجتماع ہو رہا ہے جس کے داعی ملک کے بزرگ ترین عالم اور حضرت الامام لاہوری قدس سرہٗ کے بعد اہل حق کے قافلہ سالار حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی زید مجدھم ہیں اس اجتماع کے اشتہارات اور پروگرام سامنے آ چکا ہے۔ دیوبند کے دبستانِ علمی سے تعلق رکھنے والے تمام افراد و طبقات کی مؤثر اور بھرپور نمائندگی اس پروگرام کی روح ہے اور یہ اقدام حضرت درخواستی دامت برکاتہم جیسے درویش صفت بزرگ ہی اٹھا سکتے تھے ——— ہم وطن عزیز کی نوجوان نسل کی طرف سے اس اجتماع کی کامیابی کے لیے اپنے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہیں اور مرشد درخواستی کو یقین دلاتے ہیں کہ اس عظیم مشن کی خاطر کسی امکانی قربانی سے دریغ نہیں کیا جائے گا اور دنیا پر ثابت کر دیا جائے گا کہ اہل حق کتنی بڑی طاقت ہیں ——— ساتھ ہی ہم اپنی مادر علمی کے بالواسطہ اور بلاواسطہ فرزندانِ عزیز سے درخواست کریں گے کہ سرزمین خانپور (جسے آزادی کی عظیم چھاؤنی دین پور شریف کا قرب حاصل ہے) کے بوڑھے جرنیل امام درخواستی کی اس پکار پر لبیک کہتے ہوئے ان تاریخوں میں خانپور پہنچ کر اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ آپ ایک تھے ایک ہیں اور ایک رہیں گے۔ اس پُر آشوب دور میں کسی قسم کا مین میخ نکالنے والے ملک و قوم اور اپنی تاریخ کے

(باقی ۸ پر)

خطبہ جمعہ

ضبط و ترتیب: مولانا عبدالرؤف فاروقی

مخلصانہ تبلیغ دین ہی عزت و عظمت کا ذریعہ ہے!

○ جانشین شیخ التفسیر حضرۃ مولانا عبید اللہ انور مدظلہم ○

بعد از خطبہ مسنونہ!

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:-

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ ...... وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ (صدق اللہ العظیم)

محترم حضرات! سورہ حٰم السجدہ کے پانچویں رکوع کی ابتدائی تین آیات کریمہ آپ کے سامنے تلاوت کی گئی ہیں۔ جن کا ترجمہ یہ ہے:-

"اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے جو (لوگوں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود بھی) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی تو اب آپ نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسے کوئی دلی دوست ہوتا ہے اور یہ بات انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے مستقل (مزاج) اور یہ بات اُسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہے۔"

اس سے متصل پہلی آیات میں اُن کامیاب لوگوں کا تذکرہ تھا جنہوں نے صرف ایک اللہ کی ربوبیت پر اعتقاد جما کر اپنی استقامت کا ثبوت دیا کہ ان لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتے نازل ہو کر انہیں تسکین و تسلی دیتے اور جنت کی بشارتیں سناتے ہیں کہ اب تم کو ڈرنے اور گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ دنیائے فانی کے سب فکر و غم ختم ہوئے اور کسی آنے والی مصیبت کا اندیشہ بھی نہیں رہا۔ اب ہر قسم کی جسمانی و روحانی خوشی ابدی طور پر تمہارے لیے ہے اور انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ جنت کے جو وعدے تمہارے ساتھ کیے گئے تھے اب پورے کیے جاتے ہیں۔ اب اس آیت کریمہ میں ان مخصوص کامیاب لوگوں کے ایک اور اعلیٰ مقام کا ذکر ہے کہ سب سے بہتر شخص وہ ہے جو خود اللہ کا بن کر رہے، اسی کی فرمانبرداری کرے اسی کے احکام کے مطابق زندگی گزارے۔ اور دنیا کو اسی کی طرف آنے کی دعوت دے۔

دعوت الی اللہ

دنیا کو اللہ کے احکام کی طرف دعوت دینا مسلمان کے لیے ایک اہم فریضہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر و اولٰئک ھم المفلحون۔

کہ تم میں سے ایک جماعت بہرحال ایسی ہونی چاہیے جو دنیا

کہ بھلائی کی طرف بلاتی رہے
نیکی کا حکم کرتی اور برائی سے
روکتی رہے اور یہی لوگ فلاح
پانے والے ہیں۔

معلوم ہُوا کہ مسلمانوں میں
دین کی تبلیغ اور دعوت الی اللہ
کے لیے ایک جماعت کا ہونا
از بس ضروری ہے تاکہ اللہ تعالیٰ
کا دین اپنی اصلی حالت میں آگے
والی نسلوں تک پہنچ کر انہیں
دونوں جہانوں میں کامیابی کے
راستے کی رہنمائی کرتا رہے۔ حضور
سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
کا ارشاد ہے۔ بَلِّغُوا عَنِّیْ وَلَوْ
اٰیَۃً " کہ میری طرف سے اگر
تمہیں ایک آیت بھی پہنچے تو اسے
دوسروں تک پہنچا دو۔

اس حدیث کی روشنی میں ہر
مسلمان کے ذمہ یہ ضروری قرار دیا
گیا ہے کہ وہ دین کا جتنا علم
رکھتا ہے اسے دوسروں تک پہنچائے
اور دین کے علوم و تعلیمات کو عام
کرنے میں کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ
جانے دے کہ ایک مسلمان بیک
وقت عابد و زاہد بھی ہے اور
مجاہد و مبلّغ بھی۔

مثالی مبلّغ

پھر اس آیت میں مبلّغ کے
لئے ضروری امور بیان کئے
تاکہ اس کی تبلیغ مؤثر ہو، اور
فطرتِ سلیمہ رکھنے والے لوگ اُس
کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے شریعت
کے احکام پر عمل پیرا ہو جائیں
چنانچہ ارشاد ہے کہ مثالی داعی اور
مبلغ وہ ہے جو خود بھی اعمالِ
صالحہ کا پابند ہو اور خلوت و
جلوت کی تمام زندگی اللہ اور اس
کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کے احکام کے مطابق گذارے ویسے
بھی وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو ہرگز
پسند نہیں جو اپنے قول کے
مطابق خود عمل نہیں کرتے، اور
لوگوں کو ایسے امور کی طرف دعوت
دیتے ہیں۔ جنہیں وہ خود اپنانے
کے لیے تیار نہ ہوں۔ چنانچہ سورۃ
الصف میں وضاحت موجود ہے۔
کبر مقتاً عند اللہ ان تقولوا
ما لا تفعلون۔ کہ بڑی بیزاری
کی بات ہے اللہ کے یہاں کہ
کہو وہ چیز جو خود نہ کرو۔
اس لیے دین کے مبلّغ کے لیے
اولاً یہ ضروری ہے کہ وہ خود بھی
نیک عمل کرتا ہو۔ حضور سرورِ کائنات
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے جب بھی
کسی نئے امر کی طرف دعوت دی
اپنے عمل کو بطور نمونہ پیش فرمایا
چنانچہ فرمایا " صلوا کما رائیتمونی
اُصلّی " کہ نماز اس طرح پڑھو
جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

مبلّغ کی دوسری خاصیت

آیت کریمہ میں ایک مثالی
مبلّغ کی دوسری صفت بیان کرتے
ہوئے فرمایا کہ وہ ہر طرح کی
تنگ نظری اور فرقہ وارانہ نسبتوں
سے بلند ہو کہ ہر طبقے کے
لوگوں تک دین کی دعوت پہنچائے
خدا تعالیٰ کی نسبت اپنی بندگی
اور فرمانبرداری کا اعلان کرنے سے
کسی موقع پر اور کسی وقت نہ
جھجکے، اس کا طغرائے قومیت صرف
مذہب اسلام ہو اور وہ یمین و
یسار کی تفریق سے بے نیاز اور
یکسو ہو کر اپنے مسلم خالص ہونے
کی منادی کرے اور اس اعلیٰ
مقام کی طرف لوگوں کو بلائے
جس کی دعوت دینے کے لیے
سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور صحابہ
رضی اللہ عنہم نے اپنی عمریں صرف
کی تھیں۔ چنانچہ ارشاد فرمایا کہ
مبلّغ اور داعی کے لیے ثانیاً
ضروری ہے " وقال اِنَّنِیْ
مِنَ المسلمین " کہ جب اُسے
اپنا تعارف کرانے کی ضرورت
پڑے تو وہ کہے کہ " میں اوّل
و آخر مسلمان ہوں۔ اور یہی میرا
تشخص ہے۔

تیسری صفت

دوسری آیت کریمہ میں ایک
سچے داعی الی اللہ اور مثالی

مبلّغ دین کے لیے جس حُسنِ اخلاق کی ضرورت ہے اُس کی تعلیم دیتے ہیں کہ ولا تستوی الحسنة ولا السیّئة الخ یعنی اگر مثالی مبلّغ بننا چاہتے ہو تو یہ بات ذہن نشین کر لو کہ نیکی بدی کے اور بدی نیکی کے برابر نہیں ہو سکتی۔ دونوں کی اپنی اپنی جداگانہ تاثیر ہے بلکہ ایک نیکی دوسری نیکی سے اور ایک برائی دوسری برائی سے اثر میں بڑھ کر ہوتی ہے۔ لہٰذا ایک مومنِ خالص اور داعی الی اللہ کا نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ اس راستے میں آنے والی تکالیف پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرے کہ یہ انبیاء کی سنت ہے اور اگر کوئی تبلیغِ دین کی وجہ سے اس کے ساتھ برائی کا مظاہرہ کرے تو جہاں تک گنجائش ہو برائی کے معاملہ میں بھلائی کے ساتھ پیش آئے اگر اسے کوئی سخت بات کہے یا بُرا معاملہ کرے تو اس کے مقابلہ میں وہ طرز اختیار کرنا چاہیئے جو اُس سے بہتر ہو۔ مثلاً غصّہ کے جواب میں بُردباری، گالی کے جواب میں تہذیب و شائستگی اور سختی کے جواب میں نرمی و مہربانی سے پیش آئے۔ اس طرزِ عمل اور سلوک سے تم دیکھ لوگے کہ سخت سے سخت دشمن بھی ڈھیلا پڑ جائے گا اور ایک وقت ضرور آئے گا کہ وہ ایک گہرے اور گرم جوش دوست کی طرح تم سے برتاؤ کرنے لگے گا۔ جیساکہ دوسری جگہ فرمایا عسی اللہ ان یجعل بینکم و بین الذین عادیتم منھم مودّۃ کہ عنقریب اللہ تعالےٰ آپ کے دشمنوں کو آپ کا محب بنا دے گا۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ کسی شخص کی افتادِ طبیعت ہی سانپ، بچھّو اور درندے کی سی ہو کہ کوئی نرمی اور خوش اخلاقی اُس پر اثر نہ کرے۔

بہرحال دعوت الی الحق اور تبلیغ دین کے منصب پر فائز ہونے والے کے لیے ثانیاً یہ ضروری ہے کہ وہ بہت زیادہ صبر و استقلال اور حسن خلق کا ثبوت دے۔

ساتھ ہی حق جلّ شانہ نے ان امور کی اہمیت اور عظمتِ شان کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وما یلقّٰھا الّا الذین صبروا الخ کہ یہ بڑے حوصلے اور دل گردے کی بات ہے کہ برائی برداشت کر کے بھلائی کے ساتھ جواب دے۔ یہ بلند اخلاق اور اعلیٰ فضیلت اللہ کے ہاں سے بڑے قسمت والے اور خوش نصیب اقبال مندوں کو نصیب ہوتی ہے ورنہ اس راہ میں بہت سے لوگ تو پہلے مرحلے پر ہی ہمّت ہار کر گوشہ نشینی کی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔

ہمارے اکابر کی عظمت

ان آیاتِ کریمہ میں ایک صحیح مسلمان مبلّغ کے لیے جن اوصافِ حمیدہ کا بیان ہُوا ہمارے اکابر علماء دیوبند اہلسنت والجماعت الحمدللہ ہر لحاظ سے پورے اُترے اور برِصغیر پاک و ہند میں جس حوصلے، پامردی اور ہمت کے ساتھ دین اسلام کا علَم بلند کیا وہ انہی کا حصّہ تھا کہ ہر میدان میں انھوں نے دشمنانِ دین کا مقابلہ کیا۔ انگریز اور انگریز نواز تمام تحریکوں کے سامنے عظمتِ دین کی حفاظت کے لیے سینہ سپر ہوگئے۔ توحید و رسالت، ختم نبوت، عظمتِ صحابہؓ قرآن و حدیث اور دیگر تمام تعلیماتِ دین کے سلسلہ میں غیرمسلم اور نام نہاد مسلمان طبقوں کی طرف سے پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کو قرآن و حدیث اور آثارِ صحابہؓ کی روشنی میں دُور کیا اور ہر باطل فتنے کو شکست قبول کرنے پر مجبور کر دیا۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان اکابر کے اخلاص نیّت للّٰہیت اور خدمتِ دین پر

انہیں عزت و عظمت سے سرفراز فرمایا کہ ایک سو پندرہ سال قبل ایک استاد اور ایک شاگرد سے جاری ہونے والا دارالعلوم دیوبند اس وقت دنیا بھر کی عظیم اسلامی یونیورسٹی کی شکل اختیار کر گیا ہے اور ہزاروں تشنگانِ علوم نبویؐ وہاں سے بیک وقت سیراب ہو رہے ہیں حال ہی میں جب اس کے صد سالہ اجلاس کی تقریبات منعقد ہوئیں تو جہاں دنیا بھر کے مسلمان ممالک کے دانشوروں اور مفکروں نے اس کی ملّی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا وہاں دنیائے اسلام کے پچیس لاکھ فرزندانِ توحید نے شریک ہو کر اس کے ساتھ اپنی قلبی و روحانی وابستگی کا عملی اظہار کیا ــــ یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی فرد یا کوئی گروہ قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر دین کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتا ہے اللہ تعالٰی اس کو عزت و عظمت سے سرفراز فرماتے ہیں اور دنیا و آخرت میں اس کے لیے ترقی اور کامیابی کی راہیں کھول دیتے ہیں۔

اللہ تعالٰی ہمیں بھی انبیاء کرامؑ، صحابہؓ، ائمہ دین اور اکابر علماء دیوبند کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اخلاص نیت کے ساتھ دین کی تبلیغ کی توفیق مرحمت فرمائیں۔

بقیہ : اداریہ

ہی خواہ ثابت نہیں ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو

اللہ کے ذکر کی برکت

حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت دانیال پیغمبر علیہ السلام بخت نصر بادشاہ کے سامنے پیش کئے گئے تو اس نے ان کو قید کرنے کا حکم دیا اور پھر ایک کنوئیں میں ڈال کر اوپر سے دو شیرو کو چھوڑ دیا پھر کنوئیں کو ان پر اور شیروں پر پانچ دن تک بند کر دیا،

پانچ دن کے بعد چھت کو کھولا تو دیکھا کہ پیغمبر دانیال علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں اور دونوں شیر چپ چاپ ایک کونے میں کھڑے ہیں انہوں نے حضرت دانیال علیہ السلام کو کچھ بھی نہیں کہا بخت نصر نے حضرت دانیال علیہ السلام سے پوچھا، کہ مجھے بتائیں آپ نے کون سا وظیفہ پڑھا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ الحمد للہ الذی لا ینسٰی من ذکرہ الی آخرہ۔

کنز العمال الجزء الاول ص ۲۹۸/۹۹

شمارہ ۴،۵۰۰ ــــ سلسلہ اشاعت نمبر ۲۱۶ دارالاحسان،

محسنِ انسانیتؐ کے حضور

نذرانۂ عقیدت

جلیب اسلامپوری

الطاف ہم پہ دیکھئے خیرالانامؐ کے
نغمے ہیں اپنے ہونٹوں پہ اُنؐ کے ہی نام کے

قرآں ہے اُن کی سیرتِ اطہر کا آئینہ
اوصاف کیسے خوب ہیں عالی مقام کے

صدیوں کی رنجشیں بھی مٹتی چلی گئیں
احسان یاد کرتے ہیں شیریں کلام کے

آنے سے اُنؐ کے ظلمتیں کافور ہو گئیں
اعجاز کیسے کیسے ہیں بدرُالتمام کے

اُنؐ کی نظر نے خاک کو سونا بنا دیا
اعزاز یوں بڑھا دئیے حبشی غلام کے

صادق بھی ہیں امیں بھی ہیں سردارِ انبیاءؑ
مرسل بنے ہیں مقتدی، ایسے امام کے

رُوح الامینؑ ہی آپؐ کے بس رازدار ہیں
قاصد بنے ہیں آپؐ کے جو صبح و شام کے

بہتے ہیں ارضِ طیبہ میں رحمت کے زمزمے
ذرّوں پہ نور ہوتا ہے دارُالسلام کے

کرتے ہیں ناز اپنے بھی کچھ دن پھرے تو ہیں
بھیجے ہیں ہم نے شوق سے تحفے سلام کے

پاتے ہیں اُن کے نام سے ہم آبرو جلیب
قدسی بنے غلام ہیں اُن کے غلام کے

بادۂ شیراز در جامِ اردو

بی غمت شاد مبادا دلِ غم پرورِ ما
غم خور اے دل کہ بجز غم نبود در خورِ ما
ما بہ فتیم ، تو دانی و دلِ غمخورِ ما
بختِ بد تا بکجا می برد آبشخورِ ما
میکنم شادی ازاں روز کہ گفتی برقیب
کیں گدا کیست کہ ہرگز نرود از درِ ما
از نثارِ مژہ چوں زلفِ تو دُر در گیرم
قاصدی کز تو سلامی برساند برِ ما
بدعا آمدہ ام ، ہم بدعا دست برآر
کہ وفا با تو قرینِ باد خدا یاورِ ما
فلک آوارہ بہر سو کُندم می دانی
رشک می آیدش از صحبتِ جاں پرورِ ما
گر ہمہ خلقِ جہاں برمن و تو رشک برند
بکشد از ہمہ انصافِ ستم داورِ ما
دردمندیم خبر میدہد از سوزِ دروں
دہنِ خشک و لبِ تشنہ و چشمِ ترِ ما
بسرت ، گر ہمہ عالم بسرم بخروشند
نتواں بُرد ہوائی تو بروں از سرِ ما
زود باشد کہ رساند بسلامت یارم
ای خوش آں روز کہ آید بسلامت برِ ما
ما زِ وصفِ رُخِ زیباں تو تادم زدہ ایم
ورقِ گُل خجل است از ورقِ دفترِ ما
ہر کہ گوید بکجا رفت خدا را حافظ
گو بزاری سفری کرد و برفت از برِ ما

لسان الغیب خواجہ حافظ شیرازیؒ

غم سے آزاد رہا کب دل غمگین اپنا
غم سے لبریز ہے پیمانۂ رنگیں اپنا
اپنی بدبختی نہ جانے کہاں لے جائے ہمیں
ہم تو جاتے ہیں، تُو رکھ لے دلِ مسکیں اپنا
تُو نے جس روز کیا ذکر رقیبوں سے مرا
خوش ہے اُس دن سے بہت یہ دلِ غمگیں اپنا
تیری زلفوں پہ تو قرباں کئے گوہرِ اشک
تیرے قاصد پہ مَیں کر دوں گا فدا دیں اپنا
ہے دعا میری کہ ہو وہ بھی گرفتارِ وفا
ہاتھ اُٹھا کر جو کہے دوست بھی "آمیں" اپنا
جس فلک نے ہمیں رُسوا ہمیں سربازار کیا
وجد میں آئے جو دیکھے بُتِ سیمیں اپنا
رشک کیوں کر نہ کرے سارا زمانہ ہم پر
ظلم ہے اُس کی ادا ، عدل ہے آئیں اپنا
دردِ دل، سوزِ جگر ہی کا پتہ دیتا ہے
خشک لب، تشنہ دہن ، دیدۂ خُونیں اپنا
ساری دنیا ہو مخالف ، پہ تیرے سر کی قسم
تیرے ہی در پہ جھکے گا سرِ مسکیں اپنا
اے خدا ! جلد وہ دن لا کہ مرا یار آئے
اور رکھ دے مرے لب پر لبِ شیریں اپنا
سُرخیٔ رُخ سے تو شرمندہ ہوئے لالہ و گُل
وہ جو لہرائے کبھی گیسوئے مشکیں اپنا
کوئی حافظ کا پتہ پوچھے تو کہہ دو اس سے
ابھی گزرا ہے لیے جامۂ خُونیں اپنا

پیمانہ بردارِ میخانۂ حافظ، آزاد شیرازی

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی قدس سرہٗ

"محمد اقبال قریشی"

استاذ العلماء رأس الاتقیاء حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی قدس اللہ سرہٗ العزیز سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ سرہٗ العزیز کے اجل خلفاء میں سے ہیں آپ نواب قطب الدین خاں صاحب دہلوی سے بیعت تھے نواب صاحب کے انتقال کے بعد حضرت حاجی صاحب سے تکمیل سلوک کر کے خرقہ خلافت حاصل کیا حضرت حکیم الامت تھانوی نے ابتدائی کتب فارسی و عربی آپ ہی سے پڑھیں ——— اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۴۱

حضرت مولانا دین کے عاشق تھے

حضرت حکیم الامت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ جو اصل سرمایہ ہے جس کو دین کی محبت کہتے ہیں وہ مجھ کو مولانا کے فیض صحبت سے حاصل ہوا ہے کیونکہ مولانا دین کے عاشق تھے، مولانا کی برکت سے دین کا شوق یہاں تک بڑھ گیا کہ میں نابالغی کے زمانہ میں تہجد پڑھنے لگا،

اشرف السوانح ج ۱، ص ۲۴۲

حضرت حکیم الامت کی نانی صاحبہ ان پر بہت کڑھتیں کہ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے، مگر مولانا کی صحبت کا اثر تھا کہ تا زیست حضرت حکیم الامتؒ کی فغان صبحگاہی نہ چھوٹی" ———

حضرت مولانا کی حضرت حکیم الامت سے محبت

حضرت حکیم الامت کی ملاقات کے لئے حضرت مولانا فتح محمد رح غایت تواضع سے اکثر خود ہی تشریف لایا کرتے تھے "، اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۴۲، ———

چونکہ حضرت مولانا کو کتابوں کا بڑا شوق تھا، حالانکہ بوجہ بینائی کمزور ہونے کے خود مطالعہ کا موقعہ کم ملتا تھا ایک بار کوئی نئی کتاب منگوائی تھی جو کئی بڑی جلدوں میں تھی ان سب کو خود ہی لاد کر حضرت حکیم الامت رح کے پاس لائے اور فرمایا کہ میں تو ان کو دیکھنے سے معذور ہوں تم دیکھو، ——— اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۴۳

آپ اکثر ہدیہ کتب سے حضرت حکیم الامت کو نوازتے تھے جس وقت حضرت مولانا کا انتقال ہوا، حضرت حکیم الامت رح بارش ہو جانے اور شدید زمانہ طاعون کے سبب جنازہ پڑھانے نہ جا سکے، تو ان کے اعزہ جنازہ کو خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون لے آئے اسوقت حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ حضرت مولاناؒ کے ہمیشہ خود تشریف لا کر زیارت کرانے کا معمول یاد آ گیا —

اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۴۳،

حضرت حکیم الامتؒ کی حضرت مولانا رح سے عقیدت و محبت"

حضرت حکیم الامتؒ آپ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ مولانا بہت متواضع النفس تھے یہ بھی فرماتے کہ مولانا بہت علم دوست تھے

ارواح ثلاثہ صد ۱۴۱، ۲۴۴،

اپنے مواعظ حسنہ اور مجلس خاص و عام میں حضرت مولاناؒ کے ملفوظات اور حکایات مزے لے لے کر بیان فرماتے تھے جس میں سے کچھ آپ بھی سنئے

وعظ کہنا دو شخصوں کا کام

فرمایا کہ حضرت مولانا فتح محمد صاحب فرمایا کرتے تھے کہ وعظ کہنا دو شخصوں کا کام ہے ایک محقق کا اور ایک بے حیا کا، اور اپنی نسبت فرماتے تھے کہ میں بے حیا ہوں اس لئے وعظ کہہ لیتا ہوں، اور صاحبو یہ تو آسان ہے کہ اظہار تواضع کے لئے ہر واعظ اپنی زبان سے کہہ دے مگر فرق یہ ہے کہ وہ بناوٹ سے کہیگا اور مولانا بے بناوٹ کہتے تھے" کیونکہ ان کو کمالات حقیقیہ کا منبع معلوم تھا اس کے سامنے اپنے کمالات ہیچ نظر آتے تھے اور ہماری یہ حالت ہے کہ ؎

چوں آں کرمے کہ در سنگے نہاں است
زمین و آسمان وے ہماں است"

اس لئے ہم اپنے آپ کو محقق سمجھتے ہیں اور کوئی تواضع کا کلمہ منہ سے کہے بھی تو دل ساتھ نہیں دیتا، ——— ازالۃ الغین عن آلۃ العین صد ۵۸

ولائتی محبت میں گستاخی جائز ہے

فرمایا ہمارے مولانا فتح محمد صاحب کے پاس ایک ولائتی طالب العلم پڑھتا تھا ایک مرتبہ کسی بات پر سبق میں غصہ آ گیا تو وہ ولائتی طالب علم مولاناؒ سے کہتا ہے کہ تم کافر ہو، مولانا نے فرمایا پھر کافر سے کیوں پڑھنے آئے، اس نے کہا کہ کافر سے فن

سیکھنا جائز ہے، پھر تھوڑی دیر میں معافی چاہنے آیا
اور کہا کہ مولوی صاحب ہماری بات کا برا نہ مانا تم
ہمارا معشوق ہے اور ہم عاشق ہے، عاشق معشوق
کو کچھ بھی کہا کرتا ہے، تو ایک محبت ولائتی بھی ہے
جس میں گستاخی جائز ہے ، الاستقامت ص ۱۱

قرآن وحدیث میں آئی ہوئی دعائیں بزرگوں کی دعاؤں سے افضل ہیں

فرمایا! ہمارے استاذ مولانا فتح محمد صاحب کے پاس
ایک شخص آیا اور اپنی عسرت وقرض کو بیان کیا
اور کہا کہ کوئی دعا بتلا دیجئے کہ قرض ادا ہو جائے
مولانا نے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کرو،،
اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک و
اغننی بفضلک عمن سواک ،،
اور اس کے ساتھ یہ بھی فرما دیا کہ یہ دعا حدیث
شریف میں وارد ہوئی ہے حدیث کا نام سن کر اس
شخص کی یہ کیفیت ہوئی کہ جیسے سرد پڑ گیا، اور کہنے
لگا کہ حدیث میں تو بہت سی دعائیں ہیں آپ
اپنے پاس سے کوئی چیز بتلا دیجئے جو سینہ بہ سینہ چلی
آئی ہو، یہ فاسقانہ کلمہ سن کر مولانا کو بہت غصہ
آیا اور آپ نے فرمایا کہ تو حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کی تعلیم کی ہوئی دعاؤں پر دوسروں کی تعلیم
کو ترجیح دیتا ہے ضرورۃ الاعتناء بالدین صـ
ف ،، خوب سمجھ لو کہ جو دعائیں قرآن وحدیث
میں وارد ہوئی ہیں وہ بزرگوں کی ارشاد فرمودہ
دعاؤں سے افضل ہیں اور برتر ہیں
ع، گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی، اور قرآن وحدیث
کی ارشاد فرمودہ دعاؤں کا اثر بھی بزرگوں کی تعلیم
کردہ دعاؤں سے یقیناً زیادہ ہے ———

استغناء وتوکل علی اللہ کا اثر

فرمایا کہ مولانا
فتح محمد صاحب کے ہاں ایک طالب علم مثنوی پڑھنے کے
لئے آیا آپ نے فرمایا کہ اول روٹیوں کا انتظام
کرلو پھر پڑھنا، اس نے کہا کہ روٹی تو اللہ دیں گے
اور جب نہ دیں گے تو اپنی جان لے لیں گے، اس کی
کیا فکر، لوگوں کو کہیں اطلاع ہو گئی، پھر تو ان کی
جو دعوتیں ہونا شروع ہوئیں تو کئی ماہ تک خوب
مزے دار کھانے کھاتے رہے اور جتنا انہوں نے
پڑھنا تھا خوب اطمینان سے پڑھ لیا ،
سچ ہے کہ ،،
رزق مقسوم است ووقت آں مقرر کردہ اند
بیش ازاں وپیش ازیں حاصل نمی گیرد جہد
ف، حضرت حکیم الامت رہ نے فرمایا کہ صاحب کچھ
استغناء میں بھی اثر ہوتا ہے، جب یہ گفتگو ہو رہی تھی
ایک مولوی صاحب سن رہے تھے انہوں نے کہا کہ
آج میرے ہاں دعوت ہے طالب علم نے کہا میں
مکان پر نہیں آؤں گا میرا حرج ہوگا کھانا یہیں
بھیج دینا، اسی طرح دعوتوں کا سلسلہ شروع
ہوا اور طالب علم نے نازونعم سے مثنوی ختم کی،،
ازالۃ الغفلت ص ۲۳) (ملت ابراہیم ص ۸۵)
فرمایا ، جناب مولانا فتح محمد صاحب کے مکان
پر ایک نائب تحصیلدار ملنے کی غرض سے آئے اس
وقت مولانا تشریف فرما نہ تھے، گنگوہ تشریف
لے گئے تھے یہ معلوم ہونے کے بعد نائب
تحصیلدار صاحب نے ایک شعر چلتا ہوا پرچہ
پر لکھ کر ایک طالب العلم کو دے دیا کہ جب مولانا
تشریف لاویں تو یہ پرچہ دیدیں اور خود چلے
گئے ،، شعر یہ تھا ،،
چوں غریب مستمندے بدر رسیدہ باشد
چہ قدر طپیدہ باشد چوں ترا نہ دیدہ باشد

اتفاق سے اسی دن مولانا رہ مغرب کے وقت
تشریف لے آئے اس طالب علم نے وہ پرچہ پیش
کر دیا مولانا دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ان صاحب
کو میرے نہ ملنے سے بے حد قلق ہوا ہوگا اپنے اوپر
قیاس فرمایا چنانچہ فوراً اسی وقت جلال آباد
تشریف لائے جو تھانہ بھون سے دو میل ہے
اور ان صاحب سے مل کر فوراً واپس ہوئے اور
عجیب بات یہ ہے کہ جن کی یہ حکایت ہے وہ
اپنے عہد میں مشہور بزرگوں کے کسی درجہ میں شمار
نہیں کئے جاتے تھے چاہے وہ عند اللہ سب سے
مقدم اور افضل ہوں،،

تواضع کی تعریف

فرمایا میری ابتدائی کتابوں کے استاذ
مولانا فتح محمد صاحب کا واقعہ ہے کہ ایک لڑکا
جس کا نام شادی تھا ان کے پاس کریما پڑھتا تھا
اس کا سبق تھا ع ولا گر تواضع کنی اختیار
مولانا رہ کی عادت تھی کہ جب تک لڑکا سبق نہ
سنا لیتا آگے نہیں پڑھاتے تھے چنانچہ مولانا
نے پچھلا سبق سنتے ہوئے پوچھا کہ تواضع کس
کو کہتے ہیں ؟
اس نے کہا کہ تواضع یہی ہے کہ کسی کو حقہ دیدیا
کسی کو پان دیدیا، مولانا نے خوب مرمت کی،
بھاگ نکلا پڑھنے نہیں آیا اور جنگل کے کام میں
لگ گیا، ایک عرصہ کے بعد مولانا جنگل کی طرف
تشریف لے گئے وہی شادی ہل چلا رہا تھا،
مولانا نے دریافت فرمایا کہ ارے شادی! تواضع
بھی یاد ہے ؟ عرض کیا ہاں حضرت یاد ہے
اور ساری عمر یاد رہیگی یہ ہل اسی تواضع نے
پکڑوایا ہے،، آجکل بھی تواضع اسی کو سمجھتے ہیں
جس کو شادی نے بیان کیا تھا، عوام تو عوام خواص
بھی اخلاق ہی کی یہی حقیقت سمجھ رہے ہیں،،
الاضافات الیومیہ ص ۲ ،ج ۱

جس کو کسی کام کی دھن ہوتی ہے وہ اسے بہرصورت کرتا ہے

فرمایا ایک میرے ابتدائی کتابوں کے استاذ تھے ان کو دو چیزوں کی دھن تھی ایک تو کتابوں کی، آپ آٹھ دس روپے کے نوکر تھے، حالانکہ مولانا بڑے عالم تھے اور صاحب کمال بزرگ، مگر قناعت تھی آٹھ دس روپے کی اوقات ہی کیا، مگر کتابوں کے ذوق کا یہ حال تھا کہ جو کتاب بھی ملتی پیٹ کاٹتے فاقے کرتے مگر اس کو ضرور خریدتے، جب ان کی وفات ہوئی تو تین ہزار روپے کی کتابیں ان کے گھر سے نکلیں اور لکھنے کا شوق تھا حالانکہ سوجھ تھے آنکھ کاغذ سے ملا کر لکھتے مگر بہت کتابیں لکھ ڈالیں حسب روایت ان کے ایک عزیز کے ان کے کتب خانہ میں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی گلستان نکلی جو صرف ایک رات میں لکھی تھی (ان کی یہ کرامت ہے) سو اسی دھن کی بدولت ایک آٹھ روپے کی اوقات والے نے تین ہزار روپے کی کتابیں جمع کر لیں دوسری دھن ان کو تحصیل علم کی تھی جہاں کسی صاحب کمال کو سنتے وہاں ضرور پہنچتے، مولانا احمد علی صاحب سہارنپوری کے پاس حدیث کی سند لینے گئے حالانکہ سند خود کو بھی حاصل تھی کیونکہ عالم تھے مگر برکت کے لئے سند عالی کا شوق تھا، تو اب سند کیسے حاصل ہو نوکری چھوڑ دیں تب سند لیں مگر شوق عجیب چیز ہے کام کا طریقہ سکھا دیتا ہے یہ ترکیب نکالی کہ مدرسہ کا مہینہ چوبیس دن کا ہوتا ہے کیونکہ یقینی تعداد مہینے کی ۲۹ دن ہے ان میں سے کم از کم چار جمعہ تعطیل کے نکل گئے اور ایک دن امتحان کا نکل گیا اس طرح چوبیس دن باقی رہے تو مولانا نے یہ ترکیب کی کہ جمعہ کی تعطیل نہ کرتے اور مسلسل چوبیس دن پڑھاتے اور سب تعطیلیں ایک دم لیتے دو روز آنے جانے میں لگتے اور چار دن متواتر پڑھتے رہتے سہارنپور میں، اسی طرح مہینوں تک پڑھا اور آخر سند حاصل کر ہی لی،، اس کو کہتے ہیں دھن، جس کو دھن ہوتی ہے وہ کام کر ہی گذرتا ہے، اور اس حکایت سے مولانا کی بے نفسی اور تواضع بھی کس درجہ معلوم ہوتی کہ باوجود عالم ہونے کے طالب علم بن گئے، آج ہم کو ترجمہ کرنا بھی آجائے تو طالب علم بننا گوارہ نہیں ہوتا اور کسی کے سامنے کتاب رکھنا تو کجا کوئی مسئلہ پوچھے تو اس سے لاعلمی ظاہر کرنے سے عار آتی ہے،،

یہ قصہ تو میرے سامنے کا ہے اور ایک قصہ مولانا کا مجھ سے پہلے کا ہے وہ یہ ہے کہ ایک حافظ عبد الرزاق صاحب جھنجھانہ میں تھے وہ مثنوی کے حافظ تھے اور ان کو فیض مولانا الٰہی بخش سے ہوا تھا جو خاتم مثنوی ہیں اور ان کو فیض مولانا رومی کی روح سے ہوا تھا تو حافظ عبد الرزاق صاحب مولانا روم کے شاگرد ہوئے اور حافظ صاحب کو مثنوی سے اس قدر عشق تھا کہ ہر ایک کو پڑھانے کے لئے آمادہ ہو جاتے اور خود لوگوں کو لپٹتے کہ مثنوی پڑھ لو یہاں تک کہ کریما پڑھنے والے لڑکوں سے کہتے کہ یہاں مثنوی پڑھ لو جیسے کریما پڑھی ایسے ہی مثنوی پڑھی، اور مثنوی میں کیا دقت ہے، غرض مثنوی کے مشہور استاد تھے اور سید الطائفہ مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ العزیز اور پیرانی صاحبہ دونوں نے مثنوی انہیں سے پڑھی تھی، یہ مولانا جھنجھانہ شریف حافظ صاحب کے پاس مثنوی شریف پڑھنے کو جاتے اور مثنوی انہیں سے پڑھی اس طرح کہ جمعرات کے دن دوپہر کو مدرسہ کی چھٹی کرتے اور جھنجھانہ شریف جاکر مسجد میں یا قبرستان میں پڑھتے رہتے دیکھا زندگی ہے اہل اللہ کی، تھے اتنے بڑے باکمال مگر کسی پر بھی ظاہر نہیں، رات اس طرح گذارتے اور جمعہ کے دن صبح سے بیٹھتے اور عصر تک برابر پڑھتے رہتے بس جمعہ کی نماز کے لئے اٹھتے ورنہ ہمہ تن استاد و شاگرد دونوں سبق میں مشغول رہتے اور عصر پڑھ کر واپس ہوتے اور عشاء کی نماز واپس تھانہ بھون میں آ پڑھتے سالہا سال تک یہی معمول رہا حتیٰ کہ مثنوی شریف ختم کر لی،

ختم کے قریب ایک مرتبہ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ابھی تھوڑا معتد بہ حصہ باقی ہے تھوڑی رخصت لیکر اسکو ختم کر لو چنانچہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ کی رخصت لی اور وہاں قیام کر کے مثنوی شریف تمام کر لی ادھر مثنوی شریف ختم کی ادھر حافظ صاحب کا انتقال ہو گیا یہ مصلحت تھی حافظ صاحب کے جلدی کرنے میں کہ معلوم ہو گیا تھا وفات قریب ہے کیا شفقت ہے اہل اللہ کی کہ پورا کام کر کے تشریف لے گئے، اہل اللہ کو اپنے متوسلین سے بہت تعلق ہوتا ہے، (آخر الاعمال ص ۹ تا ۱۱)

(عقل البصر ص ۱۲)

خدمت راحت رسانی کا نام ہے

فرمایا، ایک دفعہ تھانہ بھون کی جامع مسجد سے استاذی حضرت مولانا فتح محمد صاحب مرحوم و مغفور جمعہ کی نماز پڑھ کر چلے، وسط فرش تک پہنچے تھے کہ ایک شخص نے آکر ہاتھ سے جوتے لینے چاہے مولانا نے براہ تواضع انکار فرمایا لیکن اس نے نہ مانا، آخر قیل و قال میں بہت دیر ہو گئی اور اس احمق کی بدولت مولانا کو دھوپ میں کھڑا ہونا پڑا جب اس نے دیکھا کہ مولانا کسی طرح نہیں مانتے تو ایک ہاتھ سے کلائی پکڑ لی اور دوسرے ہاتھ سے جھٹکا مارا اور جوتے لے لئے اور دوڑ کر کنارہ فرش

باقی ۲۴ پر

حضرت مولانا شیخ محمد محدث تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز

(محمد اقبال قریشی)

پیدائش

حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بمقام تھانہ بھون ضلع مظفر نگر ۱۲۳۰ھ میں پیدا ہوئے، آپ کا اصلی نام شیخ محمد فاروقی، اور تاریخی نام ظہور احسن ہے، آپ کے والد بزرگوار کا نام حمد اللہ خان تھا آپ کے جد اعلیٰ شیخ احمدؒ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانے میں سرکاری آدمی تھے جن کو تھانہ بھون مع مضافات بطور جاگیر عطا ہوا تھا اسی وجہ سے آپ کو نواب فاروقی بھی کہا جاتا تھا (اسی لئے حضرت مولانا شیخ محمد تھانویؒ اکثر جوش میں فرمایا کرتے تھے کہ میں نرا بزرگ نہیں ہوں رئیس بھی ہوں) حسن العزیز جلد ۲ صا۱۴۱

تعلیم وتربیت

چونکہ آپ کا گھرانہ متمول اور ذی علم تھا اس لئے ابتدائی تعلیم گھر پر ہی حاصل ہوئی، چنانچہ آپ نے دس برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کرلیا اور ابتدائی درسیات مکمل فرمائیں اس کے بعد دہلی میں حضرت شاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں آٹھ برس رہ کر تمام فنون کی تکمیل کرلی اور اٹھارہ برس کی عمر میں بالکل فارغ التحصیل ہوگئے حضرت شاہ صاحب رحؒ بھی آپ کی لیاقت وذہانت کے ازحد معترف تھے۔

بیعت وسلوک

آپ سات برس کی عمر میں حضرت سید احمد شہیدؒ قدس سرہ العزیز سے تبرکاً بیعت ہوگئے تھے، جیسا کہ آپ نے ارشاد محمدیؒ میں خود تحریر فرمایا ہے۔ حضرت سید صاحب کے شہید ہوجانے کے بعد جب سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہ قطب عالم میاں جی حضرت نور محمد صاحب جھنجھانوی قدس اللہ سرہ العزیز سے بیعت فرمائی اور حضرت میاں جی ستفادہ بھون تشریف لائے تو آپ کچھ حاجی صاحب کے مشورہ سے اور کچھ غیبی اشارات اور کچھ حضرت میاں جیؒ سے علمی سوال کرکے اور مدلل جواب پاکر ان سے بیعت ہوگئے، جس کی تفصیل "نور محمدی" میں ہے، الحاصل بعد تربیت باطنی حضرت میاں صاحب رحؒ نے آپ کو خرقہ خلافت اور اجازت بیعت عطا فرمائی اس وقت آپ کی عمر ۲۶ سال کی ہوگی۔

حج بیت اللہ

۱۲۶۳ھ میں آپ فریضۂ حج ادا کرنے مکہ معظمہ چلے گئے، یہاں اس مختصر قیام کے دوران آپ نے حضرت شاہ محمد یعقوب صاحب رحؒ برادر خورد حضرت شاہ محمد اسحاق دہلویؒ سے فقہ، تفسیر، اور صحاح ستہؒ کی سند حاصل کی اور ان تمام اذکار و اوراد و اشغال کی اجازت حاصل فرمائی جو ان کو اپنے نانا حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ سے حاصل تھی۔

اولاد

آپ نے تین شادیاں کی تھیں زوجہ اول بی عائشہ بنت سعادت علی خان دوسری بی حمیدان، تیسری بی فاطمہ آپ کی حیات ہی میں تھانہ بھون میں بی عائشہ اور بی فاطمہ کا انتقال ہوگیا تھا، پہلی دونوں بیویوں سے ایک ایک لڑکا اور ایک لڑکی تولد ہوئی، اور تیسری اہلیہ سے صرف ایک لڑکا ہوا تھا بڑے لڑکے کا نام محمد محمود تھا۔

تصانیف

آپ ایک متبحر عالم ہونے کے علاوہ بڑے صاحب تصنیف بزرگ تھے جن میں سے چند کتابوں کا نام معلوم ہے وہ یہ ہیں، ۱: ارشاد محمدی (خود نوشت سوانح)، ۲: انوار محمدی (مکتوبات حضرت میاں جی نور محمد صاحب رحؒ) ۳: رسالہ وحدت الوجود ۴: شرح مثنوی، ۵: شرح حزب البحر، ۶: حاشیہ سنن ابی داؤد (عربی)، ۷: بیاض محمدیؒ جو عملیات پر مشتمل ہے۔

انتقال پُرملال

آپ نے ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ میں ۶۶ برس کی عمر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا آپ کی تاریخ وفات آیت کریمہ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً سے نکلتی ہے۔

حضرت شیخ محمد تھانوی سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ مکی کی نظر میں

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ غذائے روح میں اپنے پیر ومرشد کے خلفاء کے ضمن میں فرماتے ہیں ؎

ہیں خلیفہ ان کے گرچہ بے شمار
لیک ان میں ہیں دو اعلیٰ باوقار

پھر حضرت حافظ محمد ضامن شہید رحؒ کا تذکرہ کرکے فرماتے ہیں ؎

؎ دوسرے شیخ محمد مولوی،
علم و زہد ان کا ہے عالم پر جلی
بحر مواج ہے دونوں علم کا
ظاہری و باطنی و با ابتداء،،
(کلیات امدادیہ ص ۱۴۱)

حضرت شیخ محمدؒ علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی نظر میں

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رح فرماتے ہیں،، ہمارے اکابر حضرات میں حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی رح بڑے بلند پایہ بزرگ ہوئے ہیں (ماہنامہ دار العلوم دیوبند نومبر ۱۹۶۲ ص ۱۶) مولانا عبید اللہ صاحب سندھی رح، حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی زندگی،، میں لکھتے ہیں شیخ محمد تھانوی وہ بزرگ ہیں جن کے مسلک پر مولانا اشرف علی تھانوی کاربند ہیں اور مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے مسلک کا سب کو علم ہے لہذا اس پر مزید کسی حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں،،

حضرت حکیم الامت تھانوی اور حضرت شیخ محمد تھانوی رحمہما اللہ تعالیٰ

آپ نے اپنی بصیرت باطنی سے حضرت حکیم الامت کی نوعمری کے زمانہ میں فرمایا تھا، کہ میرے بعد یہ لڑکا ہوگا (حضرت حکیم الامت کے جوان ہونے کے بعد جلد ہی حضرت کا انتقال ہوگیا،

اشرف السوانح ج ۱، ص ۲۱۸)

اور واقعی ایسا ہوا کیونکہ حضرت شیخ مولانا محمد تھانوی تھانہ بھون کے مشہور واعظ تھے، ان کے بعد حضرت حکیم الامت رح ان کے جانشین بنے کہ آپ کے مواعظ حسنہ سے تھانہ بھون ہی نہیں بلکہ سارا ہندو پاک مستفید ہوا، اور آجتک آپ کے مواعظ سے علماء و مشائخ مستفید ہوتے چلے آرہے ہیں،،

حضرت شیخ محمد تھانوی کو حضرت حکیم الامت سے اتنی شفقت و محبت تھی کہ ایک مرتبہ آپ کی زمینداری کے معاملہ میں حضرت حکیم الامت کے والد ماجد سے برادرانہ رنجش ہوگئی تھی تو حضرت حکیم الامت کے والد ماجد نے حضرت مولانا کی خدمت میں حضرت حکیم الامت کے ہاتھ پان بھیجے، کیونکہ ان کو اس کا یقین تھا کہ ان کے ہاتھ سے ضرور قبول فرمالیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ قبول فرمالیے،،

(اشرف السوانح ج ۱ ص ۵۴)

حضرت حکیم الامت نے آپ کی وفات کے بعد آپ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا کہ مجھے آپ کے انتقال کا بے حد صدمہ ہے اور واقعی بے حد صدمہ تھا، تو فرمایا کہ ہم کو تمہاری طرف اب بھی ایسی توجہ ہے جیسی حیات میں تھی — اشرف السوانح ج ۱ ص ۲۱۹

ملفوظات طیبات

بروایت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہ

ہندو شاعر کو جواب

فرمایا کہیں پر ایک بت خانہ کو شکست کرکے اہل اسلام نے ایک مسجد بنائی تھی، ایک ہندو شاعر نے اس کے متعلق درج ذیل شعر کہا ؎

بہ بیں کرامت بت خانہ مرا اے شیخ
کہ چوں خراب شود خانہ خدا باشد

اس کی تردید میں آپ نے ذیل کا شعر فرمایا،، ؎

بہ بیں نجاست بت خانہائے خود اے گبر
کہ تا خراب نشد خانہ خدا نشود

(خیر الافادات ملفوظ ۵۳ الطرائف والظرائف،

خاص اقرباء کو بیعت نہ کرنے میں دینی و دنیاوی مصلحت ہے

فرمایا کہ میں اپنے خاص اقرباء کو عموماً بیعت نہیں کرتا، جس پر مجھے حضرت مولانا شیخ محمد تھانویؒ سے تنبہ ہوا کہ منشی امیر احمد (جو مولانا کے عزیز تھے) نے حضرت مولانا سے بیعت کی درخواست کی تو مولانا نے فرمایا کہ تمہارا مجھ سے بیعت ہونا مناسب نہیں ہے رشتہ داری کے قصوں میں تمہیں تنگی پیش آئیگی، اگر میری مخالفت کروگے تو دینی ضرر میں مبتلا ہوگے اور موافقت کروگے تو پریشانی ہوگی،، (مجالس حکیم الامۃ ص ۶۹)

استہزاء فساد کی جڑ ہے

فرمایا کہ حضرت مولانا شیخ محمد تھانوی قدس سرہ کا مناظرہ تحریری مولانا عبد الحق صاحب خیر آبادی سے ہوا تھا وہ تین آدمی تھے سب کی طرف سے ایک تحریر آتی، ادھر سے مولانا جواب لکھتے تھے، مگر مناظرہ نہایت متانت کے ساتھ تھا، ایک مرتبہ کسی تحریر میں ان کی طرف سے ایک جملہ استہزاء کا آگیا مولانا نے اسکا جواب لکھنے کی بجائے یہ لکھا،،

الاستهزاء ینبت المراء کما ینبت الماء الکلاء، یعنی استہزاء باہمی جھگڑا ایسا اگاتا ہے جیسے پانی سے گھاس اگتی ہے لہذا جو لکھی نظر انداز کرو آئندہ احتیاط رکھو

حضرت حکیم الامتؒ نے فرمایا کہ مناظرہ اس طرز سے ہو تو مضائقہ نہیں،، مجالس حکیم الامۃ ص ۳۱ جلد ۱

کمالِ احتیاط و تقویٰ

فرمایا کہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحبؒ کا قرضہ ایک ہندو پر آتا تھا مولانا نے سب جج میں نالش کردی، وہاں سے آٹھ صد روپے کی مع سود کے ڈگری ہوئی، مولانا رحؒ کو باوجودیکہ سخت ضرورت تھی مگر سود سب چھوڑ دیا، سب جج مسلمان تھے انہوں نے کہا کہ درمختار میں تو جواز کی روایت ہے مولانا نے فرمایا کہ میں درمختار کس کس کو دکھاتا پھروں گا عوام کو تو میرا فعل سند ہوگا۔ حسن العزیز جلد ۲ مکتوب ۱۷۲

بیس رکعات تراویح کے ثبوت کی ایک عامی دلیل

فرمایا، ایک شخص دہلی کے نئے مجتہدین میں سے آٹھ تراویح سُن کر مولانا شیخ محمد صاحب کے پاس آئے انہیں تردد تھا کہ آٹھ ہیں یا بیس۔ یہ نئے مجتہد اپنے کو عامل بالحدیث کہتے ہیں، کیوں کہ صاحب حدیث میں بیس بھی تو آئی ہیں ان پر کیوں عمل نہ کیا کہ ان کے ضمن میں آٹھ پر بھی عمل ہو جاتا، بات کیا ہے کہ نفس کو سہولت تو آٹھ ہی میں ہے بیس کیونکر پڑھیں۔ اصل یہ ہے کہ جو کچھ ان کے جی میں آتا ہے کرتے ہیں اور شاذ و ضعیف احادیث کا بھی سہارا لے لیتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ سنو اگر محکمہ مال سے اطلاع ملے کہ مال گذاری داخل کرو اور تمہیں معلوم نہ ہو کہ کتنی ہے تم نے ایک نمبردار سے پوچھا کہ میرے ذمہ کتنی مال گذاری ہے؟ اس نے کہا کہ آٹھ روپے اس سے تردد بڑھا تم نے دوسرے سے پوچھا اس نے کہا کہ بارہ روپے اس سے تردد بڑھا تم نے تیسرے سے پوچھا اس نے کہا کہ بیس روپے، اب بتاؤ تمہیں کچہری کتنی رقم لیکر جانا چاہئے؟

انہوں نے کہا کہ صاحب بیس روپے لیکر جانا چاہئے اگر اتنی ہوئی تو کسی سے مانگنا نہیں پڑیں گے۔ اور اگر کم ہوئی تو رقم بچ رہیگی اور اگر میں رقم کم لے کر گیا اور وہاں ہوئی زیادہ تو کس سے مانگتا پھروں گا، مولانا نے فرمایا، بس خوب سمجھ لو کہ اگر وہاں بیس رکعتیں طلب کی گئیں اور ہیں تمہارے پاس آٹھ تو کہاں سے لا کر دو گے، اور اگر بیس ہیں اور طلب کم کی ہے تو بچ رہیں گی اور تمہارے کام آئیں گی، کہنے لگا ٹھیک ہے سمجھ میں آگیا اب میں ہمیشہ بیس رکعات پڑھا کروں گا۔ بس تسلی ہو گئی، سبحان اللہ یہ طرز ہے سمجھانے کا، واقعی ایسے عامی کو اس سے زیادہ اور اس سے بہتر سمجھانے کا اور کیا طریقہ ہوگا،،

مخلوق کی مثال

فرمایا کہ حضرت مولانا شیخ محمد صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ عبادت کے وقت یوں سمجھے کہ مخلوق سب ایسی ہے کہ جیسے یہ مسجد کی چٹائیاں اور دیواریں ہیں سب اس کی نظروں میں برابر ہو اس خیال کی برکت سے انشاء اللہ ریا، دل سے نکل جاویگا،،

(الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۲۸۸)

آداب دعوت

فرمایا آج مولانا شیخ محمدؒ صاحب کی حکایت سنی ہے کہ سہارنپور میں کسی شخص نے آپ کی دعوت کی آپ نے شفقت سے قبول کر لی بعد کھانا کھانے کے اس شخص نے وعظ کی درخواست کی جس سے آپ کو بہت ناگوار ہوا، مگر آپ غصہ میں قصور و غل ذکر تے تھے بہت ہی متانت اور وقار سے رہتے تھے اس لئے آپ نے آٹھ آنے نکال کر پیش کئے عرض کیا حضرت یہ کیا ہے فرمایا کہ یہ کھانے کی قیمت ہے جس کے عوض پر تم نے وعظ کی درخواست کی حقیقت میں یہ درخواست ہی نہایت بے محل تھی،، الافاضات الیومیہ ج ۴ ص ۳۰۲

بقیہ مولانا فتح محمد صاحب رحؒ

پر رکھ آیا، اور اپنی اس کامیابی پر بہت خوش ہوا میں نے یہ حرکت دیکھی تو مجھے سخت ناگواری ہوئی اور اس شخص کو میں نے بہت بُرا بھلا کہا، کہ ظالم جوتے لیکر چلنے کو تو تو نے ثواب سمجھا لیکن اس بے تمیزی اور بے ادبی کا خیال تجھے نہ ہوا کہ تو نے تپتے ہوئے فرش پر مولانا کو کھڑا رکھا اور ہاتھ کو جھٹکا دیکر جوتا چھین لیا، آج کل لوگوں نے خدمت تعظیم کا نام رکھا ہے حالانکہ خدمت تعظیم کو نہیں کہتے بلکہ خدمت راحت رسانی کو کہتے ہیں تو جو بزرگ تعظیم سے خوش نہ ہوں اور اس سے روکیں تو ان کی اتنی تعظیم نہ کرو جس سے ان کو ناگواری ہو،، فضل العلم والعمل ص ۴۸

امیر المومنینؓ

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا!

دنیا پیٹھ موڑ رہی ہے اور آخرت سامنے آرہی ہے، تم آخرت اختیار کرنے والے بنو، دنیا کے چاہنے والے نہ بنو، آج کا دن کام کا ہے، حساب کا نہیں اور کل کا دن حساب کا ہے کام کا نہیں،،

وقف لازم کی نحوی و معنوی تشریح (۸)

مولانا قاری محمد تقی الاسلام صاحب — مقیم ریاض —— سعودی عرب

سورۃ یٰسٓ ” اس میں تین جگہ وقف لازم ہے ،، (۱) اصحاب القریۃ م ع۲،

یہاں وصل کرنے سے یہ وہم ہوجاتا ہے کہ اذ جاءھا جو اسکے بعد ہے اس کا اذ واضرب کا ظرف ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ اور آپ ان لوگوں کو سمجھانے کے لئے ایک مضمون یعنی انطاکیہ کی بستی والوں کا حال ہوقت سنا دیجئے جب اس بستی والوں کے پاس عیسیٰ علیہ السلام کے مبلغین آئے تھے اور نبی کریم علیہ السلام کا عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں قصہ سنانا محال ہے ،،

اور اصحب القریۃ پر وقف کرنے سے جملہ اذ جاءھا کا مستانفہ ہونا اور اذ کا اذکر مقدر کیلئے ظرف ہونا واضح ہوجاتا ہے اور معنی یہ ہوتے ہیں ، اور آپ ان کے لئے ایک مضمون یعنی اس بستی والوں کا قصہ بیان کر دیجئے جس کا نام انطاکیہ ہے اور یہ قصہ اس وقت پیش آیا تھا جب ان کے پاس عیسیٰ علیہ السلام کے مبلغین آئے تھے ،،

ع۲ ، من بعثنا من مرقدنا م ھٰذا یہاں وصل کرنے سے یہ وہم ہوتا ہے کہ ھذا جو اس کے بعد ہے وہ من مرقدنا کی صفت ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ کفار اور مشرکین قبروں سے اٹھنے کے وقت یہ کہیں گے کہ ہمارے اس سونے اور آرام کرنے کی جگہ سے ہمیں کس نے اٹھا دیا اور یہ معنی ان کی مراد کے خلاف ہے اور مرقدنا پر وقف کرنے سے ھٰذا والے جملہ کا مستانفہ ہونا واضح ہوجاتا ہے اور اس صورت میں ھذا یہ ، کے معنی دیتا ہے اور معنی یہ ہوتے ہیں کہ وہ کہیں گے ہائے ہماری تباہی ہمیں ہمارے سونے کی جگہ سے کس نے اٹھا دیا ، اس پر ان کو جواب ملیگا یہ اٹھانا وہ ہے کہ جس کا حضرت رحمان نے وعدہ کیا تھا اور اس کے رسولوں نے سچی بات فرمائی تھی اس لئے تمہیں اس دہشتناک واقعہ سے دوچار ہونا پڑا ہے ،،

نمبر ۳ ، فلا یحزنک قولھم م ع۴،

یہاں وصل کرنے سے یہ وہم ہوجاتا ہے کہ جملہ انا نعلم جو اسکے بعد ہے وہ کفار کا مقولہ ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ ، اور آپ کو ان کفار کی یہ بات غمگین نہ کرے کہ ہم ان کا چھپا اور کھلا سب جانتے ہیں ،، اور واقع میں انا نعلم حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلی کے لئے مستقل کلام ہے اور کفار کا مقولہ نہیں ہے ،، اور قولھم پر وقف کرنے سے جملہ انا نعلم کا مستانفہ ہونا اور حق تعالیٰ کی جانب سے ہونا واضح ہوجاتا ہے اور معنی یہ ہوتے ہیں پس آپ کو ان کفار و مشرکین کی توحید و رسالت کے خلاف بکواس رنجیدہ نہ کرنے پائے کیونکہ ہم ان کے کھلے اور چھپے سب عملوں کو پوری طرح جانتے ہیں ،، وقت آنے پر ان کو پوری سزا مل جائیگی

سورۃ الصافات اس میں وقف لازم ایک جگہ ہے ،،

وان من شیعتہ لابراھیم م ع۳ .

یہاں وصل کرنے سے یہ وہم ہوجاتا ہے کہ اذ جاء ربہ جو اس کے بعد ہے اسکا اذ ماقبل کا ظرف ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ اور بلاشک ابراہیم علیہ السلام بھی اس وقت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے جب اپنے پروردگار کے پاس سلامتی والا اور شرک سے پاکی والا دل لیکر حاضر ہوئے تھے ،

اور یہ بات ظاہر ہے کہ جناب ابراہیم علیہ السلام کا نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہونا اسی وقت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ وہ ہر زمانہ میں اور ہر وقت ان کی اولاد میں سے ہیں ،، اور لابراھیم م پر وقف کرنے سے اذ جاء ربہ کا مستانفہ ہونا اور اذ کا اذکر مقدر کے لئے ظرف ہونا واضح ہوجاتا ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ بلاشک ابراہیم علیہ السلام بھی نوح علیہ السلام کی جماعت اور ان کی اولاد میں سے ہیں اور ان کی وہ حالت بھی یاد رکھنے کے قابل ہے جب وہ اپنے پروردگار کے پاس سلامتی والا دل لیکر حاضر ہوئے ،،

سورۃ صٓ ” اس میں وقف لازم دو جگہ ہے ،، نمبر (۱) نبؤا الخصم م ع۲ ، یہاں وصل کرنے سے یہ وہم ہوجاتا ہے کہ اس کے بعد اذ تسوروا میں جو اذ ہے وہ وھل اتاک کیلئے ظرف ہے

اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ ،، اور کیا آپ کے پاس جھگڑے والوں اور مقدمہ پیش کرنے والوں کی خبر اس وقت پہنچی ہے جب وہ دیوار پھاند کر داؤد علیہ السلام کے محل میں آگئے تھے ، اور یہ بات ظاہر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس داؤد علیہ السلام کا قصہ اس وقت نہیں پہنچا تھا کیونکہ ان کا زمانہ آپ کے زمانہ سے کئی ہزار سال پہلے ہے۔.

اور نبؤا الخصم پر وقف کرنے سے جملہ اذ تسوروا المحراب کا مستانفہ ہونا اور اذ کا مقدر کے لئے ظرف ہونا واضح ہوجاتا ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ ،، اور کیا آپ کے پاس جھگڑے والوں کی خبر پہنچی ہے اور یہ قصہ اس وقت پیش آیا تھا جب وہ مقدمہ والے داؤد علیہ السلام کے مکان میں اچانک آن پہونچے تھے ،

نمبر۲ ، واذکر عبدنا ایوب ۲ پ ع
یہاں وصل کرنے سے یہ وہم ہوجاتا ہے کہ اذ نادیٰ میں جو اذ ہے وہ اذکر مذکور کا ظرف ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ ،، اور آپ ان کو ہمارے بندے ایوب علیہ السلام کا قصہ اسوقت سنا دیجئے جب اس بندے نے اپنے رب کو پکارا تھا اور اس سے دعا کی تھی ، اور آپ کا اس قصہ کے اسوقت سنانے پر قادر نہ ہونا ظاہر ہے کیونکہ وہ اس وقت سے کئی ہزار سال پہلے پیش آچکا ہے پھر آپ اس وقت کس طرح سنا سکتے ہیں اور ایوب پر وقف کرنے سے اذ نادیٰ کا مستانفہ ہونا اور اذ کا وقع مقدر کے لئے ظرف ہونا واضح ہوجاتا ہے اور معنی یہ ہوجاتے ہیں کہ ،، اور آپ ہمارے بندے ایوب علیہ السلام

قصہ یاد کیجئے اور یہ اسوقت پیش آیا تھا جب ایوب علیہ السلام نے اپنے پروردگار کو پکارا تھا ،،

ادائیگی قرض کیلئے دُعا

مکتوب ارشاد فرمودہ حضرت مولینا احمد علی رحمتہ اللہ علیہ

سحور کے وقت نماز تہجد کے بعد ,, رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ،، دو سو مرتبہ پڑھا کریں

اول آخر درود شریف تین بار

مؤمن اپنے سب کام اللہ کے سپرد کر دیتا ہے

محمد شفیع عمرالدین —— (میرپور خاص سندھ)

فرعون کی یہ بدبختی تھی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کی بجائے آپ کو قتل کرنے پر آمادہ ہوگیا، اور اس نے اپنے درباریوں سے کہا کہ،

"مجھے چھوڑ دو میں موسیٰ کو قتل کردوں

(المؤمن آیت ٢٦)

قوم فرعون میں سے ایک خوش نصیب شخص کو اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت نصیب فرمائی تھی اس نے اپنا ایمان مخفی رکھا تھا، اس مرد مؤمن نے حق کا کلمہ ظالم اور جابر بادشاہ فرعون کے منہ پر کہہ دیا اور اسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل سے روکا، اس نے کہا،

"کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو؟ جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور وہ تمہارے پاس روشن دلیلیں تمہارے رب کی طرف سے لایا ہے، اور اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اس کے جھوٹ کا وبال ہے اور اگر وہ سچا ہے تو تمہیں کچھ نہ کچھ وہ (عذاب) جس کا وہ تم سے وعدہ کرتا ہے پہنچیگا، اے میری قوم اللہ اس کو راہ پر نہیں لاتا جو حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہے، اے میری قوم آج تمہاری حکومت ہے، تم ملک میں غالب ہو، تمہاری مدد کون کریگا اگر تم پر اللہ کا عذاب آگیا"

سورۃ مؤمن آیت نمبر ٢٨، ٢٩،

"یعنی اپنے ساز و سامان اور لشکروں پر مغرور مت بنو، آج تمہاری یہ شان و شوکت ہے لیکن کل اگر خدا کے عذاب نے آگھیرا تو کوئی بچانے والا نہ ہوگا، یہ سب ساز و سامان یوں ہی رکھے رہ جائیں گے،

(حاشیہ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی)

نیز اس مرد مومن نے قوم کو تذکیر بایام اللہ کرنے کے بعد انہیں نصیحت کی کہ،

اے میری قوم تم میری پیروی کرو، میں تمہیں نیکی کی راہ بتاؤنگا، اے میری قوم دنیا کی زندگی بس چند روزہ فائدے ہیں، آخرت کا گھر ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے، جس نے برا کام کیا تو اتنی ہی سزا پائے گا اور جس نے نیک کام کیا خواہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان دار بھی ہو، سو وہ جنت میں داخل ہونگے جہاں انہیں بے حساب روزی ملیگی، اور اے میری قوم کیا بات ہے میں تو تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو، (ایضاً آیت ٣٨، ٤١)

سب نصیحتوں کے بعد انہیں آگاہ کیا کہ

"سو آگے یاد کروگے جو میں تم کو کہتا ہوں"

(ایضاً آیت ٤٤)

یعنی آگے چل کر جب اپنی زیادتیوں کا مزہ چکھو گے، اس میری نصیحت کو یاد کروگے کہ ہاں ایک مرد خدا ہم کو سمجھایا کرتا تھا، وہ ٹھیک کہتا تھا، لیکن اس وقت یاد کر کے پشیمان ہونے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا"

(حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

ان سب باتوں کے بعد اس نے اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کو سونپ دیا"

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ، (سورۃ المؤمن)

ترجمہ :- اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں بے شک اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھ رہا ہے"

یعنی میں خدا کی حجت تمام کرچکا، اور نصیحت کی بات سمجھا چکا، تم نہیں مانتے تو میرا تم سے کچھ مطلب نہیں، اب میں اپنے آپ کو بالکلیہ خدا کے سپرد کرتا ہوں، اسی پر میرا بھروسہ ہے تم اگر مجھے ستانا چاہوگے تو وہی خدا میرا حامی و ناصر ہے، سب بندے اس کی نگاہ میں ہیں، وہ میرا اور تمہارا دونوں کا معاملہ دیکھ رہا ہے، کسی کی کوئی حرکت اس سے پوشیدہ نہیں ہے"

ایک مؤمن قانت کا کام یہ ہے کہ اپنی امکانی سعی کر چکنے کے بعد نتیجہ کو خدا کے سپرد کردے

(حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

حاصل ، یہ نکلا کہ ایک مؤمن کو اپنے معاملہ میں پوری طرح سعی و کوشش کرنی چاہئے، مگر معاملہ خدا کے سپرد کر دینا چاہئے، توکل اللہ پر رکھنا چاہئے، جو اللہ تعالیٰ چاہیگا وہی ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اور تم اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جو کبھی نہ مرے گا (الفرقان آیت ٥٨)

یعنی اپنی ضروریات معاشی میں فقط اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیجئے، حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ العزیز"

یعنی اپنی ضروریات اور سب کاموں میں اس زندہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو جو ہمیشگی اور دوام والا ہے اور کبھی نہ مرے گا (وہی سب سے پہلا اور سب سے پچھلا، اور ظاہر اور پوشیدہ ہے اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے) الحدید آیت ۳)

وہ دائم باقی، سرمدی، ابدی، حی و قیوم ہے وہ ہر چیز کا رب اور مالک ہے اس کو اپنا ملجا و ماویٰ ٹھہرائیے، اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے جس پر توکل کیا جائے، ہر فزع (خطرے اور گھبراہٹ) میں اسی کی طرف رجوع کیا جائے، پس وہ تیرے لئے کافی، ناصر، مؤید و مظفر ہے (تفسیر ابن کثیر)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا" اور آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ بات اللہ ہی جانتا ہے اور سب کام کا رجوع اسی کی طرف ہے، پس اسی کی عبادت کرو۔ اور اسی پر بھروسہ رکھو (سورۃ ہود آیت ۱۲۳)

ف: اور اللہ ہی کے لئے ہیں چھپی باتیں آسمانوں اور زمین کی، یعنی اللہ کو ذرہ ذرہ کا علم ہے آسمان اور زمین کی کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہیں خفی اور جلی، معدوم اور موجود اس کے نزدیک سب برابر ہیں، اور اسی کی طرف سب کام کا رجوع ہے، یعنی دنیا و آخرت کے تمام امور کی باگ اس کے ہاتھ میں ہے اس لئے اس کے نتیجہ میں اور فیصلہ میں انتظار ضروری ہے، پس جب یہ معلوم ہو گیا کہ وہی غیب کا جاننے والا ہے اور تمام امور کا مرجع اور منتہی ہے تو آپ ہمہ تن اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائیے اور اسی پر بھروسہ رکھئے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جانا اور اسی پر بھروسہ اور تکیہ کرنا، یہی وہ استقامت ہے جس کا آپ کو حکم دیا گیا ہے"

تفسیر معارف القرآن مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ)

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے (سورۃ الطلاق ۳)

یعنی اللہ پر بھروسہ رکھو، محض اسباب پر تکیہ مت کرو اللہ کی قدرت ان اسباب کی پابند نہیں جو کام اسے کرنا ہو وہ پورا ہو کر رہتا ہے، اسباب بھی اس کی مشیت کے تابع ہیں، ہاں ہر چیز کا اس کے ہاں ایک اندازہ ہے اسی کے موافق وہ ظہور پذیر ہوتی ہے اس لئے اگر کسی چیز کے حاصل ہونے میں دیر ہو تو متوکل کو گھبرانا نہیں چاہئے (حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ)

حضرت سیدنا و مرشدنا خواجہ محمد معصومؒ سرہندی قدس سرہ نے اپنے ایک مکتوب میں جو نصیحت فرمائی ہے وہ یاد رکھنے کے قابل ہے۔۔ آپ نے فرمایا کہ" اپنے سب امور کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دے، اور خود اس کی خدمت میں چست ہو جائے (اس کے اوامر و نواہی کا پابند ہو) ایسا کرے گا تو تدبیر امور سے فارغ ہو جائیگا، اور ایسا کرنا اس کے لئے اچھا ہو گا، (اور اس کے سب کام اللہ تعالیٰ ٹھیک کر دیگا)

حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا کی تمام حاجتوں میں کامیابی کا راز ان حاجتوں کو ترک کر دینے میں پوشیدہ ہے، جب دل ایک جانب (خدا تعالیٰ کی طرف) ہو جائیگا تو خداوند کریم سب کام پورے کر دیگا

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص اپنے تمام غموں کو ایک غم (غم آخرت) بنا دیگا تو اللہ تعالیٰ اس کے دنیا و آخرت کے تمام کام بنا دے گا، نیز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو تجھ پر مہربان کر دے گا، وہ تیرے کاموں کو خود بخود انجام دینگے"، از مکتوب ۱۱ دفتر دوم)

ع: تو با خدائے خود انداز کار و دل خوش دار
کہ رحم اگر نکند مدعی، خدا بکند،

(حافظ شیرازیؒ)

یعنی اے خدا کے بندے تو پریشان نہ ہو تو سعی کرنے کے باوجود اپنا کام اللہ تعالیٰ کو سونپ دے اور اپنے دل کو خوش و مطمئن رکھ کہ وہ کام سنوار دیگا، اس بات کی فکر نہ کر کہ مدعی تجھ پر رحم نہیں کرتا، کیونکہ ارحم الراحمین تجھ پر رحم فرمائیگا"

حضرت مولانا سید محمد نقشبند ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ" عرفت ربی بنفی العزائم یعنی میں نے اپنے رب کو اپنے ارادوں کی نفی میں پہچانا ہے، میں چاہتا تھا کہ کوئی کام ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا اور وہ نہ ہوا، لہٰذا سب احوال میں اللہ تعالیٰ پر توکل رکھنا چاہئے اور سب کاموں کا سرانجام ہونا اللہ تعالیٰ کی طرف سے سمجھنا چاہئے" اللہ تعالیٰ نے فرمایا "من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ"۔۔ (الطلاق آیت نمبر ۳) ترجمہ جو اللہ پر بھروسہ رکھیگا سو وہی اس کو کافی ہے"

(از مکتوب ۷، حصہ دوم)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی قدس سرہٗ نصیحت فرماتے ہیں کہ" امور جزئی و کلی" کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرے"(در المعارف صـ۵)

حضرت مولانا روم قدس سرہٗ نے فرمایا ؎

چوں نہی بر پشت کشتی بار را
بر توکل میکنی آں کار را"
تو نمیدانی کہ از دو کئی
غرقہ اندر سفر یا ناجئی"

ترجمہ، یار جب تو پشت کشتی پر رکھے"
تو توکل اپنے مولا پر کرے"

(باقی ۲۶ پر)

حالات حاضرہ ــــ احادیث کی روشنی میں

عبدالواحد بیگ مرحوم پینٹر ـــ ملتان

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے آثار و علامات کے بارے میں وضاحت چاہی تو حضورؐ نے فرمایا، اے ابن مسعودؓ بیشک قرب قیامت کے کچھ آثار و علامات ہیں اور وہ یہ ہیں

○ــ اولاد نافرمانی کے سبب، غم اور غصہ کا باعث ہوگی،، ○ــــ بارشوں کے باوجود گرمی ہوگی بدکاریوں اور شرارتوں کا طوفان برپا ہوگا، سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا، ○ــ خائن کو امین اور امین کو خائن بتلایا جائے گا، ــ بیگانوں سے دوستی اور اپنوں سے قطع تعلق کیا جائیگا، ـــــ ہر قبیلے کی قیادت اس کے منافقوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور ہر بازار کی قیادت وچوہدراہٹ، اس کے بدکاروں کے ہاتھوں میں ہوگی، ـــــ ایمان دار مؤمن اپنے کنبہ میں بھیڑ بکری سے زیادہ حقیر سمجھا جائیگا،

○ــ مسجدوں کی محرابیں سجائی جائینگی اور دل ویران ہونگے، ـــ مرد مردوں سے عورتیں عورتوں سے جنسی لذت حاصل کرینگی،

○ــ مسجدوں کے احاطے عالیشان بنائے جائیں گے اور اونچے اونچے منبر سجائے جائینگے،

○ــ دُنیا کے ویرانوں کو آباد اور آبادیوں کو ویران کیا جائیگا ـــ گانے بجانے کا سامان عام ہوگا اور نشہ بازی بکثرت ہوگی طرح طرح کی شرابیں (پانی کی طرح) پی جائینگی ○ــ (معاشرہ میں) پولیس والوں، عیب جُو، غیبت کرنے والوں، اور طعنہ بازوں کی کثرت ہوگی، ـــــ اور ناجائز بچوں کی پیدائش میں عام اضافہ ہوگا ــــ.

روا ہ الطبرانی کمافی الکنز
جلد ۷، صفحہ ۱۷۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ جب میری امت پانچ برائیوں کو اپنالیگی تو ان پر تباہی نازل ہوگی ـــ

○ــ جب ان میں باہمی لعن وطعن عام ہوجائے

○ــ مرد ریشمی لباس پہننے لگیں،

○ــ گانے بجانے اور رقص و سرود کی مجالس عام ہوجائیں،،

○ــ منشیات کا رواج عام ہوجائے

○ــ اور لذت ہم جنس کفایت کی جانے لگے (خدا کی پناہ) ـــ کنز العمال ج ۷، ص ۱۷۷،

○ــ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخری زمانہ میں میری امت کے کچھ لوگ بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوجائیں گے،، صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیا وہ توحید و رسالت کا اقرار کرتے ہونگے ـ؟

فرمایا ہاں ـ وہ (بظاہر نماز روزہ اور حج بھی کریں گے، صحابہؓ نے عرض کی، یا رسول اللہ، پھر ان کا یہ حال کیوں ہوگا ؟

فرمایا ـ وہ آلات موسیقی، ناچنے والی عورتیں اور طبلہ سارنگی وغیرہ کے رسیا ہونگے اور شرابیں پیا کرینگے، بالآخر وہ رات بھر عیاشی میں مصروف رہیں گے ـ اور صبح ہوگی تو بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ ہوچکے ہونگے" (العیاذ باللہ)
(فتح الباری ۱۰ـ ۹۴)

بقیہ دستگیری ......

فرشتہ ہوں جب تو نے دعا کی آسمان میں ایک کڑک میں نے سنی، سمجھا کہ کوئی امر حادثہ ہونے والا ہے، پھر دوسری بار جب تو نے دعا کی تو آسمان کے دروازے کھل گئے اور اس کے مثل آگ کی چنگاری اڑتی تھی، پھر جب تیسری بار دعا کی تو جبرائیل علیہ السلام آسمان سے اترے اور ندا کی کہ کوئی مکروب کی خبر لینے والا ہے آخر مجھے حکم ہوا، اور جان لے یہ تیری دعا جو شخص جب شدت وکرب میں کریگا حق تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا،

تاجر نے مدینہ منورہ میں آکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی،، جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تجھے اسماء حسنیٰ سکھائے تھے ان سے جب دعا کی جاوےگی تو قبول ہوگی اور جب سوال کیا جائیگا تو دیا جاویگا

دلائل الخیرات، حاشیہ بر صفحہ ۲۰۲/۷

اسلامی اخلاق

(مولانا ظفر احمد واگہ)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین و علیٰ آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

عقائد اور عبادات کے بعد تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کا تیسرا باب اخلاق ہے، اخلاق سے مقصود باہم بندوں کے حقوق و فرائض کے وہ تعلقات ہیں جنکا کرنا ہر انسان کے لئے ضروری ہے،،

انسان جب اس دنیا میں آتا ہے تو اس کی ہر شئے سے تھوڑا بہت اس کا تعلق پیدا ہوجاتا ہے اس تعلق کے فرض کو احسن طریقہ سے اور بخوبی انجام دینا اخلاق ہے

اسلام اور اخلاق حسنہ اس میں شک نہیں کہ سارے مذہبوں کی بنیاد اخلاق ہی ہے، چنانچہ اس عرصہ ہستی میں جس قدر پیغمبر اور مصلح آئے سب کی یہی تعلیم رہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں، (موطا)

دوسری روایت میں آپ نے فرمایا کہ میں تو اسی لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کردوں،،

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید میں جابجا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں کہا گیا ہے کہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ،

ترجمہ،، یہ پیغمبر ان پڑھ جاہلوں کو پاک و صاف کرتا ہے اور انکو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتا ہے،، اس آیت کریمہ میں دو لفظ فیصلہ کن ہیں، ایک پاک و صاف کرنا، جس کو قرآن پاک نے تزکیہ کہا ہے اور دوسرا حکمت ہے،

تزکیہ اس کے معنی پاک و صاف کرنا، نکھارنا، میل کچیل دور کرنا، قرآن پاک نے اس لفظ کو اس معنی میں استعمال کیا ہے کہ نفس انسانی کو ہر قسم کی نجاستوں اور آلودگیوں سے نکھار کر صاف ستھرا کیا جائے، یعنی آئینہ کے زنگ کو دور کرکے اس میں صیقل اور جلا پیدا کردی جائے (سیرت النبیؐ جلد ۶ ص ۱۵)

حکمت اس کے بعد دوسرا لفظ حکمت کا ہے، حکمت کا لفظ قرآن پاک میں جہاں اس علم و عرفان کے معنی میں ہے جو نور الٰہی کی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں ودیعت رکھا جاتا ہے،، تفسیر عثمانی سورۃ جمعہ کی آیت کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں، کہ یہ نبی باوجود امی ہونے کے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی عظیم الشان کتاب پڑھ کر سناتا ہے، اور حکمت کی باتیں اور دانائی کی باتیں سکھلاتا ہے کہ ایسا حکیم و شائستہ بناتا ہے کہ دنیا بھر کے بڑے بڑے حکیم و دانا اور عارف اس کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرتے ہیں (حکمت سے مراد احادیث شریف و معارف ہیں)

برے اخلاق، یعنی رذائل کا بیان رذائل یعنی وہ بری خصلتیں اور اخلاق ذمیمہ جن کو خدا تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے، جن سے بچنے کا حکم اس نے اپنے بندوں کو دیا ہے۔

کامل انسان! کامل انسان وہ ہے جس نے تزکیہ کرلیا ہو اور جیسا کہ حضرت سیدنا شیخ المشائخ الحافظ الحاج محمد امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کی رسالہ میں ہے، اور میں اسکا خلاصہ لکھ رہا ہوں کہ کامل بننے کے لئے اپنے اندر یہ کچھ پیدا کیا جائے ارشاد فرماتے ہیں کہ طالب حق پر لازم ہے کہ اول مسائل ضروریہ و عقائد اہل سنت والجماعت کے حاصل کرے،، پھر ان رذائل سے تزکیہ کرلے جو اس رباعی میں جمع کردیئے ہیں کہ یہ نو اچھی صفات اپنے اندر پیدا کرلے اور یہ دس رذائل گندے اخلاق سے اپنے دل کو پاک کرے،،

مرتبہ چاہے اگر نزد خداوند کریم
پھر یہ نو چیزیں ہیں کہ نفس کو ان کی تعلیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین،،
تفویض و توکل و رضا و تسلیم

توکل کی حقیقت بس اتنی ہے اور ظاہری
اسباب وتدابیر کا ترک کر دینا یا توکل کے لئے
لازم نہیں ہے ہاں اگر کوئی اللہ کا بندہ صاحب
یقین غلبہ حال میں اسباب ترک کرے تو اس کا
کمال یہی ہوگا۔ —— (معارف الحدیث ج ۲ ص ۲۰۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اللہ
کا ایک بندہ اپنے اہل وعیال کے پاس پہنچا جب
اس نے ان کو فقر و فاقہ کی حالت میں دیکھا
تو الحاح کے ساتھ اللہ سے دعا کرنے کے لئے
جنگل کی طرف چل دیا جب اس کی نیک بی بی
نے دیکھا کہ شوہر اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے لئے
گئے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم پر بھروسہ کرتے
ہوئے اس نے تیاری شروع کر دی، اور وہ اٹھ کر
چکی کے پاس آئی اور اسکو تیار کیا (تاکہ اللہ
کے فضل سے اگر کہیں سے غلہ آجائے تو جلدی
سے اسکو پیسا جاسکے) پھر وہ تنور کے پاس گئی
اور اسکو گرم کیا (تاکہ آٹا پس جانے کے بعد روٹی
پکانے میں دیر نہ لگے) پھر اس نے خود بھی
دعا کی کہ یا اللہ ہمیں رزق دے، اب اس کے
بعد اس نے دیکھا کہ چکی کے گرد آٹے کے
لئے جو جگہ بنی ہوتی ہے جس کو چکی کا گراند کہتے ہیں
وہ آٹے سے بھری ہوئی ہے، پھر تنور کے
پاس گئی تو دیکھا کہ تنور روٹیوں سے بھرا ہوا
ہے اور جتنی روٹیاں اس میں لگ سکتی تھیں
وہ لگی ہوئی ہیں، اس کے بعد اس کا شوہر
آیا اور بیوی سے دریافت کیا کہ میرے جانے
کے بعد تم نے کیا پایا؟ بیوی نے بتایا کہ ہمیں
اپنے رب کی طرف سے رزق ملا ہے، یعنی براہ
راست خزانہ غیب سے ہمیں رزق ملا ہے، یہ سن
کر وہ چکی کے پاس گئے اور اسکا پاٹ اٹھا کر دیکھا
کہ آٹا کہاں سے نکلتا ہے، بس چکی ٹھہر گئی، یہ
ماجرا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے جا کر
عرض کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم چکی
اٹھا کر نہ دیکھتے تو یہ چکی قیامت تک چلتی
رہتی اور اس سے ہمیشہ آٹا نکلتا رہتا۔
—— (مسند احمد)

رضا و تسلیم

پھر توکل کے بعد آگے رضا بالقضاء کا مقام
ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ بندے پر جو
بھی اچھے یا برے احوال آئیں وہ اس بات
کا یقین کرتے ہوئے کہ یہ سب کچھ میرے
اللہ کی طرف سے ہے تسلیم کرلے اسکے
حکم اور فیصلہ پر دل سے راضی اور شاد رہے
اور راحت و عافیت کے دنوں کی طرح تکلیف
و مصیبت کے دنوں میں بھی اسکے خدا آشنا
دل کی صدا یہی ہو کہ ؎

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
آدمی کی نیک بختی اور خوش نصیبی میں سے
یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی فیصلہ
ہو اس پر راضی رہے۔"
اور آدمی کی بدبختی اور بدنصیبی میں سے یہ
بھی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے خیر
و بھلائی کا طالب نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کے
فیصلہ پر راضی نہ ہو، (ترمذی شریف)

ایمان و محبت کے انتہائی مقام پر پہنچ
جانے کے بعد بندہ کے دل کی یہ صدا
ہو جاتی ہے ؎

زندہ کنی عطائے تو ور بکشی فدائے تو
دل شدہ مبتلائے تو ہر چہ کنی رضائے تو

برے اخلاق کے بارے میں ارشادات نبوی سنیئے

حرص یعنی طمع

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ
میں ارشاد فرمایا کہ حرص وطمع سے بچو کیونکہ
تم سے پہلے لوگ اس حرص کی وجہ سے تباہ
ہوئے —— (ابوداؤد)

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
انسان میں سب سے بری بات کڑھا دینے
والی حرص ہے اور گھبرا دینے والی بزدلی ہے
ابوداؤد

امل یعنی لمبی امیدیں

حضور اقدس صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس امت کی
پہلی اصلاح یقین اور زہد ہے اور اس کا پہلا
فساد بخل اور امل ہے (یعنی ہوس کرنا)
ایک دوسرے ارشاد میں آپ نے فرمایا
کہ آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس میں دو چیزیں
جوان رہتی ہیں، ایک دنیا کی محبت، دوسرے
امیدوں آرزوں کا لمبا ہونا، (بخاری و مسلم)

غضب یعنی غصہ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا کہ غصہ کا تعلق شیطان سے ہے اور شیطان
آگ سے پیدا کیا گیا ہے آگ کو پانی ٹھنڈا
کر سکتا ہے اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے
تو اسے چاہئے کہ غسل کر لیا کرے"
دوسرے ارشاد میں فرمایا کہ اگر کھڑے
ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے
اگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو لیٹ
جائے (ابن حبان وعساکر)

کرتا ہے کہ بن جائے یہ دل آئینہ
دس رذائل سے اجی پاک کر اپنا سینہ
حرص وآل وغضب ودروغ وغیبت،
بخل وحسد وریا وکبر وکینہ"

اب اپنے دینی بھائیوں کے لئے اس رباعی کی تشریح کرتا ہوں، جیساکہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں آیا ہے اور امید ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سن کر ہم سب فکر کریں گے اور انسان کامل بننے کی کوشش شروع کر دینگے،،

بہادر شاہ ظفر دہلوی مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے،،

ے ظفر آدمی نہ اس کو جانئیے گا۔
خواہ ہو کتنا ہی وہ صاحب فہم وذکا،
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی،
جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا،

ے نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنی خبر
رہے دیکھتے لوگوں کے عیب وہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو جہاں میں کوئی برا نہ رہا،،

اب مندرجہ بالا رباعی کی تشریح سنئے جو کہ پورا تصوف ہے،،

صبر اور شکر

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ مؤمن کا بھی عجیب معاملہ ہے، اسکے ہر معاملہ اور ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اگر اس کو راحت وخوشی وآرام پہنچے تو اپنے رب کا شکر کرتا ہے یہ اس کے لئے خیر ہے اگر کبھی دکھ رنج وتکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے، (مسلم شریف)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ روزہ رکھ صبر کرنے والا اور دکھا کر شکر کرتے والے کا ثواب برابر ہے

قناعت واستغنا

جس کا مطلب یہ ہے کہ بندہ کو جو کچھ ملے اس پر راضی اور مطمئن ہو جائے اور زیادہ کی حرص ولالچ نہ کرے، اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کو قناعت کی یہ دولت نصیب فرماوے بلاشبہ اس کو بڑی دولت مل گئی اور بڑی نعمت سے نوازا گیا،

اس کے بارے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کامیاب وبامراد ہوا وہ بندہ جس کو حقیقت اسلام نصیب ہوئی اور اس کو روزی بھی بقدر کفاف (ضرورت کے مطابق) ملی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس قدر قلیل روزی پر قانع بھی بنا دیا، (صحیح مسلم شریف) ایک اور ارشاد میں فرمایا دولت مندی مال و اسباب سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ اصلی دولت مندی دل کی بے نیازی ہے (بخاری)

علم ویقین

دین کا علم حاصل کرنا ہر مرد وعورت پر فرض ہے جیساکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم شریف کی ایک حدیث میں فرمایا ہے،،

پھر جو چیز کرنی فرض ہے اسکا علم سیکھنا بھی فرض ہے اور جو چیز سنت ہے اسکا علم سیکھنا بھی سنت ہے، اسی طرح جیسے علم فقہ کا سیکھنا فرض اور ضروری ہے ایسے ہی علم تصوف بھی سیکھنا فرض ہے، جیساکہ آپ درویشی کی حقیقت میں آگے چل کر اس میں پڑھیں گے،،

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ تھوڑی دیر دین کا علم سیکھنا ساری رات نفل پڑھنے سے زیادہ قیمتی ہے، دین کے علم کا ایک باب سیکھنا خواہ وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو، ہزار رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے ——— (ابن ماجہ)

عالم کی فضیلت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیساکہ میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر، ایک دوسری جگہ ارشاد ہے کہ شیطان پر ایک فقیہ (عالم) ہزار عابدوں سے زیادہ سخت ہے (فضائل قرآن ص۵۷)

یقین کر لینا کہ بغیر ارادۂ خداوندی کے کچھ نہیں کر سکتا اس درجہ کا یقین حاصل ہو کہ جو بندہ کے پاس ہے اس سے بڑھ کر وہ ہے جو اللہ کے پاس ہے اور جو اللہ کے وعدے ہیں ان پر بھی یقین آجائے نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا ہے کہ خوب جان لو اگر ساری کائنات متفق ہو کر تم کو کوئی نفع پہنچانا چاہے تو ممکن نہیں مگر اس چیز کا جس کو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے اور سب مل کر تمہیں نقصان پہنچانا چاہیں تو تم کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے مگر جو تمہارے مقدر میں لکھا جا چکا ہے، (بخاری شریف)

تفویض وتوکل

تفویض یہ ہے کہ آپنے آپ کو خدائے تعالیٰ کے سپرد کر دینا، جیساکہ مشائخ کے بارے میں آتا ہے کہ اپنے پیر کے سامنے ایسا ہو جائے جیسا کہ مردہ غسل دینے والے کے سامنے ہوتا ہے اور توکل یہ ہے کہ خدائے پاک کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے اس کی ذات پر کامل بھروسہ کرنا، جیساکہ اس حدیث شریف سے معلوم ہوگا، توکل یہ ہے کہ اللہ کی ذات پر پورا اعتماد اور بھروسہ کرنا اسی سے لو لگانا اسی کی قدرت اور اسی کے کرم پر نظر رکھنا، اسی سے امید یا خوف ہونا اور اسی سے دعا کرنا، اس طرز عمل کا نام دین کی اصطلاح میں توکل ہے،،

دروغ یعنی جھوٹ

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹ بولنے والے، یا جھوٹی گواہی دینے والے یا جھوٹی قسم کھانے والے پر آگ کا عذاب واجب ہو گیا ۔۔۔۔ (مسلم)

ایک ارشاد میں ہے کہ جھوٹی قسم کھانے سے شہر کے شہر ویران کر دیئے جاتے ہیں، (بیہقی)

ایک ارشاد میں ہے کہ جو شخص جھوٹی قسم کھائے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے ۔۔۔۔ (حاکم)

جھوٹی گواہی کبیرہ گناہ ہے، (صحیح حدیث)

غیبت کرنا چغلی کھانا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نمام، یعنی چغلخور جو ادھر ادھر لگاتا ہے وہ جنت میں داخل نہ ہوگا، ۔۔۔۔ (بخاری و مسلم)

ایک حدیث میں ہے کہ قبر کا عذاب دو سبب سے زیادہ ہوتا ہے ایک چغلخوری کی وجہ سے دوسرا پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہ کرنے کی وجہ سے، (بخاری و مسلم)

ایک ارشاد میں فرمایا کہ غیبت چغلخوروں کا حشر کتوں کی صورت میں ہوگا،

بخل کرنا یعنی کنجوسی

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخیل کا مال گرم کر کے اس کے ساتھ بخیل کی پیشانی اور پہلوؤں پر داغ دیا جائے گا یہ عذاب پچاس ہزار سال والے پورے دن میں دیا جائے گا ۔۔۔۔ (بخاری و مسلم)

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی وہ گنجا سانپ بنا کر بخیل کے گلے میں ڈالا جائیگا اور وہ اُسے ڈستا رہیگا ۔۔۔۔ (مسلم)

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ بخیل اور دے کر جتانے والا، اور دھوکہ باز جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (فضائل صدقات)

حسد کرنا

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی بندہ کے دل میں ایمان اور حسد دونوں جمع نہیں ہو سکتے،، ایک اور ارشاد میں فرمایا کہ لوگوں پر خیر اور بھلائی ہمیشہ سایہ فگن رہیگی جب تک وہ آپس میں حسد نہ کریں۔ (طبرانی)

ایک اور ارشاد میں فرمایا کہ جو حسد کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے (طبرانی) ۔۔۔۔

ایک اور ارشاد میں فرمایا کہ اگر دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرینگے جس قدر حرص اور حسد، دونوں مسلمانوں کے دین کو نقصان پہنچاتے ہیں (ترمذی)

ریا یعنی لوگوں کے دکھلانے والے عمل

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے نیک

توجہ فرمائیں

ملک کی معروف دینی درس گاہ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خانپور ضلع رحیم یار خان کا سالانہ عظیم اجتماع ۱۸، ۱۹، ۲۰ اپریل ۱۹۸۰ء مطابق ۲، ۳، ۴ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۰ھ بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

۱ ۔ اس روح پرور اور عظیم اجتماع میں تمام مشائخ عظام اور علماء دیوبند شرکت فرمائیں گے۔ اس سلسلہ میں جماعتی احباب پورے جوش و خروش کے ساتھ تیاریاں شروع کر دیں اور زیادہ سے زیادہ اپنی طرف سے اشتہارات چھپوا کر اجتماع کی تشہیر کریں۔

۲ ۔ اس اجتماع میں تمام فضلائے مخزن العلوم کی دستار بندی ہوگی۔ فضلاء حضرات فوری مدرسہ سے رابطہ قائم کریں

۳ ۔ جن مدارس کی سرپرستی حضرت درخواستی مدظلہ العالی فرما رہے ہیں ان مدارس کے مہتمم حضرات بھی اپنے فضلاء کے نام روانہ فرمائیں اور اجتماع میں ان کو ساتھ لے کر شریک ہوں۔ ان کو بھی دستار فضیلت عطا کی جائے گی۔

۴ ۔ تمام علماء دیوبند کو دعوت نامے ارسال کئے جا رہے ہیں، اگر کسی کو دعوت نامہ موصول نہ ہو وہ اس اطلاع کو دعوت نامہ تصور فرمائیں۔

المعلن: (حاجی) مطیع الرحمٰن درخواستی نائب مہتمم

(مولانا) شفیق الرحمٰن درخواستی ناظم تعلیمات

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خانپور ضلع رحیم یار خان

فون نمبر ۱۸۰

کام دنیا کے لئے کیا اس کا آخرت میں کوئی
حصہ نہیں ــــ احمد حبان،

ایک ارشاد میں فرمایا کہ جس نے اپنا کوئی نیک کام
لوگوں کے دکھلانے کے لئے کیا تو اللہ تعالیٰ
اس کو سب کے سامنے ذلیل و خوار کریگا
بیہقی وطبرانی،، ایک حدیث شریف میں ہے
کہ جو شخص آخرت کے عمل میں آخرت کا ارادہ
نہیں کرتا بلکہ دنیا کا ارادہ کرتا ہے وہ تمام
آسمان اور زمین میں ملعون بنا دیا جاتا ہے
ــــ وطبرانی،

ایک ارشاد میں فرمایا کہ جس نے ریاکاری کے
لئے صدقہ کیا روزہ رکھا، نماز پڑھی، وہ مشرک
ہوگیا، ــــ طبرانی

تکبر کرنا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ تکبر کرنے والے
قیامت کے دن چیونٹیوں کی شکل ہونگے، لوگ
انہیں پاؤں کے نیچے روندتے ہونگے، آگ ان
کو چاروں طرف گھیرے گی، جہنم کے ایک خاص
قید خانہ جس کا نام بولس ہے اسکا عذاب کیا
جائیگا، آگ ان پر تیز کی جائیگی،، ترمذی،

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
کہ خود بینی ایسی بُری بلا ہے کہ اس سے ستر برس
کے بہترین اعمال برباد ہو جاتے ہیں، دیلمی،

کینہ رکھنا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ شعبان
کی پندرھویں شب میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں
کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اور سب کو بخش
دیتا ہے مگر کینہ پرور کو نہیں بخشتا، بیہقی،
ایک ارشاد میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے
ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کو بندوں کے عمل
پیش کئے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ہر بندہ مؤمن
کو بخش دیتا ہے لیکن دو آدمیوں کی بخشش
نہیں ہوتی جن میں عداوت اور کینہ ہو (جھگڑا) کی
وجہ سے) ــــ طبرانی،،

بقیہ مؤمن اپنے سب کام....

یہ نہیں معلوم ہو انجام کیا؟
غرق ہو یا پار ہو بیڑا تیرا؛
ہیں مکن ستیزہ رو رو کار کن،،
با توکل کشت کن لبشنو سخن،،
ترجمہ ہاں ذکر جھگڑا، تو اپنا کام کر
کاشت کر اس کے توکل پر مگر۔

مشکلات کے دور میں

الحمد للہ الذی لا ینسی من ذکرہ
الحمد للہ الذی لا یخیب من دعاہ
الحمد للہ الذی لا یکل من توکل
علیہ الی غیرہ
الحمد للہ الذی ھو ثقتنا حین
تنقطع عنا الحیل،،
الحمد للہ الذی ھو رجاءنا حین
تسوء ظنوننا باعمالنا،،
الحمد للہ الذی یکشف ضرنا عند
کربنا،

"نظام العلماء" کا اجراء

ملک کے ممتاز عالم دین مولانا
محمد عبداللہ درخواستی اور مولانا مفتی
محمود نے علماء کی ملک گیر تنظیم "نظام العلماء"
کے احیاء کا اعلان کیا ہے اور ملک
بھر میں علماء سے کہا ہے کہ وہ
ہر سطح پر "نظام العلماء" کی شاخیں
قائم کر کے اپنی دینی و تبلیغی
سرگرمیوں میں ربط پیدا کریں۔

دونوں رہنماؤں نے آج
یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ
سیاسی جماعتوں پر پابندی عائد ہونے
کے بعد دینی و مذہبی محاذ پر علماء
کی سرگرمیوں میں ربط پیدا کرنے کی
ضرورت تھی اور اسی مقصد کے
لیے "نظام العلماء" کے احیاء کا
اعلان کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا
کہ "نظام العلماء" لوگوں کو اسلامی
نظام کی برکات سے آگاہ کرنے
اور اسلامی احکام کی پیروی کے
لیے تبلیغی کام کرے گی اور لادینیت
اور باطل نظریات کا مقابلہ کرے گی۔

مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے
مولانا عبیداللہ انور کو صوبہ پنجاب،
مولانا محمد شاہ امروٹی کو صوبہ سندھ،
مولانا محمد ایوب جان بنوری کو صوبہ
سرحد اور مولانا عبدالواحد کو صوبہ
بلوچستان کے لیے "نظام العلماء" کا
کنوینر مقرر کیا ہے اور انہیں
ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے
صوبوں میں "نظام العلماء" کی ہر
سطح پر تنظیم و تشکیل کے لیے
کام شروع کر دیں۔

گاہے گاہے باز خواں

مجلس ذکر منعقدہ ۲۹ ذیقعدہ ۱۳۷۹ ہجری
۲۶ مئی ۱۹۶۰ عیسوی

ذکر کے بعد مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی

ذکر اللہ کی برکات

پہلی چیز یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجالس ذکر میں خلوص دل سے شمولیت کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ حلقۂ ذکر میں شامل ہونے کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوزخ سے بچائے اور جنت میں داخلہ عطا فرمائے اور ہمارے حق میں ان سب فرشتوں کی شہادت قبول فرمائے۔ جو حلقۂ ذکر میں شامل ہوئے۔ جو اس نیت سے آئے گا کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ جنت میں جائے گا۔ اللہ تعالیٰ دوزخ سے بچائے گا۔ قرآن مجید میں یہ آیت آئی ہے۔

وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ (سورۃ احزاب)

ترجمہ: اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بخشش اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔

جو آدمی کثرت سے ذکر کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے کسی پر تشدد نہ کرے، کسی پر ظلم نہ کرے، کسی کو تکلیف نہ دے یہ بھی ذکر اللہ کے برکات میں سے ہے۔ جو کثرت سے ذکر کرے گا۔ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرے گا اور جن لوگوں کے حقوق اس کے ذمہ ہیں سب کو راضی کرنے کی کوشش کرے گا۔ اکثر حضرات کا ابھی تک گذشتہ ہفتہ کا سبق پکا نہیں ہوگا۔ اس سبق میں بتایا گیا تھا کہ تعلق باللہ بھی ٹھیک رکھو اور تعلق بالمخلوق بھی ٹھیک رکھو۔ مگر کسی کا تعلق کسی سے بگڑا ہوا ہے اور کسی کا کسی سے۔ آپ میں سے کتنے ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے گذشتہ ہفتہ کے سبق پر عملدرآمد کیا ہے۔ اگر ماں ناراض ہے تو اس کے پاس خود جا کر معافی مانگی ہے؟ اور اسے راضی کر لیا ہے یا بہن کے پاس جا کر اس کو منایا ہے! اور جس کسی سے بھی تعلق بگڑا ہوا تھا اس کو درست کیا ہے، میرا خیال ہے کہ ابھی تک آپ میں سے کسی نے اس پر عمل نہیں کیا ہے۔ کسی کا تعلق بیوی سے بگڑا ہوا ہے تو کسی کی ماں ناراض ہے۔ ماں اگر بیٹے کو ڈانٹتی ہے تو بیٹا ماں کا سامنا کرتا ہے۔ کسی کا باپ سے تعلق خراب ہے اگر وہ تیز ہوتا ہے تو یہ بھی تیز ہو جاتا ہے۔ والدین سے تو خدمت لیتا ہے لیکن والدین کی خدمت جو اس کے ذمہ ہے وہ نہیں کرتا۔ ماں بوڑھی ہو گئی ہے اور تم جوان ہو۔ شرم نہیں آتی ایسی محسنہ کا احترام نہ کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ ۔ یہ دونوں (والدین) تیرے لیے جنت ہیں اور یہی تیرے لیے دوزخ ہیں۔ یاد رکھو۔ ماں کی بددعا میں یہ طاقت ہے کہ وہ تجھے دوزخ میں پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ بڑھیا کی آہ سے دوزخ میں ڈالے گا۔ باپ بڑھا ہے اور یہ جوان جہان ہے۔ دماغ میں طاقت ہے۔ سامنے سے بکتا ہے اور یہ بے ادبی گستاخی کرتا ہے۔ غرضیکہ بہت کم خوش قسمت احباب اس بے ادبی سے بچے ہوں گے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابھی یہ سبق پکا نہیں۔ آٹھ ہی دن میں انانیت تھوڑے نکل گئی ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کی برکت تو یہ ہے کہ سب تعلقات نبھائے۔ خدا ترسی اور خدا کا خوف یہ مومن کامل کی شان ہے

کثرتِ ذکر الٰہی کی برکت سے بہشت تو انشاء اللہ ملے گا ہی اس کی برکت سے تعلق بالمخلوق بھی درست ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کو اگر حاضر و ناظر سمجھتے ہو اور کثرت سے ذکر بھی کرتے ہو تو پھر ماں پر کیوں ظلم ڈھاتے ہو۔ بیوی کے حقوق کیوں ادا نہیں کرتے۔ اگر بیوی دوسری ہے تو پہلی اولاد کے حقوق کیوں ادا نہیں کرتے۔ اس وقت میری عمر ۶۵ سال کی ہے آج تک میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ اس نے دوسری شادی کی ہو اور پہلی اولاد کی بھی صحیح تربیت و نگرانی کرتا ہو۔ پنجابی میں ایک ضرب المثل ٹھیک مشہور ہے جس کا مطلب یہ ہے ماں دوسری اور باپ تیسرا۔ بیوی دوسری آئی ..... اور پہلی اولاد کے معاملہ میں عقل پر پتھر پڑ گئے بیوی اپنے شوق سے لائے ہو تو اولاد پر ظلم کیوں کرتے ہو۔ بیوی ایسی محبوبہ ہوتی ہے کہ اولاد کے حقوق بھول جاتے ہیں۔ میری نظر میں تو کوئی ایسا نہیں ہے کہ حقوق اللہ کو بھی نبھائے اور حقوق العباد کو بھی۔ اگر کثرت سے ذکر الٰہی کرتے ہو تو ان مظلوموں پر بھی ظلم نہ کرو۔ کہیں ان کی بددعا سے خدا ناراض نہ ہو جائے ماں بڑھیا ہے آہ بھرے گی، آنسو بہائے گی تو یقیناً خدا ناراض ہو جائیگا ؎

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن

اجابت از درِ حق بہر استقبال مے آید

میرے پاس کئی مائیں آتی ہیں اور کہتی ہیں۔ یہ منڈا کہے نہیں لگدا۔ تعویذ دے دو، کثرتِ ذکر الٰہی کی برکت سے اصلاح ہونی چاہیئے اور کثرتِ ذکرِ الٰہی کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا کہ کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ کسی کی حق تلفی نہیں کرے گا۔ خدا سے ڈرے گا۔ کسی کا دل نہ دکھائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا ،

ان دونوں (والدین) کو اُف بھی نہ کہو (یعنی ٹھنڈا سانس بھی نہ بھرو دم بخود ہو جاؤ) اور انہیں ڈانٹنا بھی نہیں (یعنی کسی قسم کی گستاخی یا بے ادبی کے الفاظ منہ سے نہ نکالو) مجھے یقین نہیں ہے کہ ہفتہ بھر میں یہ سبق پک گیا ہو۔ ماں سے ناراضگی ہے تو خود جا کر معافی مانگ لو ہو۔ باپ سے ناراضگی ہے تو خود جا کر معافی مانگ لی ہو۔ بھائیوں سے رنجش ہے تو خود جا کر معافی مانگ لی ہو۔ بہنوں سے خود جا کر معافی مانگ لی ہو مجھے سب سے یہ امید نہیں کہ آٹھ دن میں ہر شخص نے اپنی اصلاح کر لی ہو۔

دوسری بیوی چاہتی ہے کہ خاوند بس میرا ہی ہو جائے وہ پہلی اولاد پر ظلم کراتی ہے میں ایسے کئی گھر لئے بذاتِ خود جاتا ہوں۔ سوتیلی ماں اکثر دشمن ہوتی ہے کہ اولاد باپ سے بات بھی نہ کرے۔ ایسی بیوی کے منہ پر دو تھپڑ لگاؤ۔ وہ بچے بیچارے ہوٹل سے روٹی کھاتے ہیں تم کو شرم نہیں آتی۔ بڑے عقلمند بڑے دانا بنے پھرتے ہو۔ اولاد کی صحیح طور پر دیکھ بھال بھی نہیں کرتے اور بڑوں کی بے ادبی کرتے ہو۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان امراءکم خیارکم واغنیاءکم سمحاءکم وامورکم شوریٰ بینکم فظهر الارض خیر لکم من بطنها واذا کان امراءکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامورکم الیٰ نسائکم فبطن الارض خیر لکم من ظهرها ،

رواه الترمذی، مشکوٰة باب تغیر الناس ص ۴۵۹ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارے حکمران قوم کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوں، اور دولتمند لوگ نیک کاموں میں فراخدلی سے خرچ کرنے والے ہوں اور تمہارے (اجتماعی و انفرادی) معاملات باہمی مشوروں سے طے ہوتے رہیں تو ایسے مبارک زمانہ میں موت سے زندگی بدرجہا بہتر ہے، اور اس کے برعکس جب تمہارے حکمران قوم کے بدخواہ ہوں اور دولت مند لوگ گندے کاموں میں دل کھول کر خرچ کرنے والے ہوں، اور تمہارے (قومی، ملکی، اور گھریلو) معاملات عورتوں کے سپرد ہوں، تو ایسے ماحول میں زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے ،، —
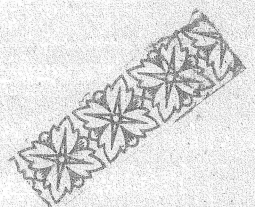
تعارف و تبصرہ

سیرتُ المصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت نگاروں کی فہرست اتنی طویل ہے کہ محض ان کے نام اور ان کی مرتب شدہ کتابوں کے سرسری تعارف کے لئے کئی جلدوں کی ضرورت ہوگی ہر دور میں ہر خطہ کے اپنوں اور بیگانوں نے مختلف زبانوں میں اس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر قلم اٹھایا اور ہر کسی نے اس سعادت و شرف سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کی ،

اردو زبان جو اسلامیانِ برصغیر کے ساتھ ساتھ یہاں کی دوسری اقوام کی بھی زبان رہی ہے ،، اسکا دامن سیرت رسول کے معاملے میں کسی دوسری زبان سے کم نہیں ،،

افسوس یہ ہے کہ اس زبان کو اسکا شایان شان مقام آج تک نصیب نہیں ہوسکا لیکن اس کے باوجود اس زبان نے علم و ادب کی دنیا میں اپنی حیثیت منوالی ہے ، کاندھلہ ضلع مظفر نگر کی مردم خیز زمین کے ایک فرزند حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جو امام العصر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری محدث دیوبند قدس سرہ کے نامور تلامذہ میں سے تھے اور جنہوں نے اپنی مادر علمی دیوبند میں حصول علم کے بعد مدتوں وہاں درس دیا اور پھر جامعہ عباسیہ بہاولپور میں اور آخر میں ایک عرصہ تک جامعہ اشرفیہ لاہور کی مسند صدارت کو رونق بخشی ، ان کے قلم کا شاہکار سیرت المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں آج ہمارے سامنے ہے ، یہ عظیم و وقیع کتاب حضرت والا کی زندگی میں بھی طبع ہوئی لیکن اس وقت لیتھو کی کتابت کے ساتھ چھپی تھی اب **مکہ پبلشنگ کمپنی ۱۷ اردو بازار لاہور** کے ارباب بست و کشاد نے آفسٹ کی خوبصورت کتابت کے بعد سفید کاغذ پر اسکی طباعت کا انتظام کیا ہے اور چار جلدوں کو دو حصوں میں مجلد کرا کر پلاسٹک کور سے کتاب کو مزین کر دیا ہے

سیرت رسول ایک ایسا عنوان ہے جس پر صبح قیامت تک ہر صاحبِ ذوق اپنے اپنے انداز میں لکھتا رہیگا ، لیکن بعض کتابیں ایسی ہیں کہ جو بوجوہ ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں یہی حال اس کتاب کا ہے ، مولانا المحترم قدس سرہٗ کی محدثانہ ثقاہت ، ٹھوس علمی ذوق اور ذاتِ رسالت سے بے پناہ عقیدت و محبت ایک ایک سطر سے ٹپکتی ہے ، جسے پڑھنے والا اپنے دل میں سرکار مدینہ کی عظمت و محبت کو پہلے سے یقیناً زیادہ محسوس کریگا ،

اس وقیع کتاب کو ارباب مکہ پبلشنگ نے نئے قالب میں پیش کر کے علم و ادب کی بیش بہا خدمت کی ہے اہل ذوق کا فرض ہے کہ وہ اس قیمتی تحفہ کی قدر کریں اور اپنی لائبریریوں کی زینت کو دوبالا کریں ،،

قیمت ......

گنجینۂ اسرار

جھاڑ پھونک اور تعویذ وغیرہ جسکو آج بعض لوگوں نے ایک طرح کی تجارت و دکانداری کی شکل دیدی ہے ، ایک مقدس عمل تھا جس کے ڈانڈے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتے تھے ، بخاری و مسلم جیسی مستند کتابوں سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام مریض پر اپنا دست شفقت پھیرتے اور ساتھ دعا فرماتے ..... اسی طرح ایک روایت میں ہے کہ کسی کے پھوڑے پھنسیاں نکل آئیں تو آپ اپنی مبارک انگلی متاثرہ جگہ پر رکھ کر یہ دعا فرماتے ..... یا ایک حدیث میں ہے کہ گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو آپ معوذتین پڑھکر پھونک دیتے وغیرہ لیکن چونکہ یہ اعمال مبارکہ احادیث سے ثابت ہیں اس لئے اکابر اہل اللہ نے اسی انداز و ذوق سے اس عمل کو جاری رکھا اور کبھی کسی سے کوئی لالچ وابستہ نہیں رکھا ، اکابر علماء دیوبند جنہیں اللہ تعالیٰ نے دین و علم میں ذات رسالت مآب کے اسوہ کی پیروی کی سب سے زیادہ توفیق بخشی تھی وہ درس کے دینی مشاغل کے ساتھ ساتھ اس عمل مبارک کا بھی اہتمام فرماتے اور بعض حضرات تو اس معاملہ میں یگانۂ روزگار تھے

حضرت امام العصر مولانا انور شاہ کشمیری قدس سرہ جو علم و تدریس کی دنیا میں اپنی مثال آپ تھے ان کا عمل بھی یہی تھا کہ کوئی ضرورت مند آیا تو اللہ کا نام لیکر کچھ لکھ کر دیدیا یا پڑھ کر پھونک دیا یہ عملیات و مجربات تحریر میں بھی آتے رہے ،،

وہی قیمتی بیاض آپ کے فرزند گرامی مولانا انظر شاہ مدرس و ناظم تعلیمات دیوبند کے پاس موجود تھی ایک دیوبندی فرزند مولوی مظفر حسن قاسمی نے بالاصرار اسے حاصل کر کے بلباس اردو پیش خدمت کر دیا ہے، شاہ صاحب نے وقت نکال کر متفرق مقامات سے دیکھا اور مقدمہ لکھا، یوں یہ گنجینہ اسرار عام فہم انداز میں سامنے آگیا۔

ہوس پرستی اور دنیا پرستی کے اس خطرناک دور میں یہ مجموعہ اہل ضرورت کے لئے بڑا قیمتی سرمایہ ثابت ہوگا اور وہ یار لوگوں کی دست برد سے بچ سکیں گے ادارہ اسلامیات لاہور کے ہونہار مالکان جنہیں اپنے بزرگوں کی نادر تحریرات سے خصوصی دلچسپی ہے انہیں کی توجہ سے یہ مجموعہ شائع ہو گیا ہے

قیمت غیر مجلد ۵۰/۷

ادارہ اسلامیات ۱۹۰ انارکلی لاہور سے مل سکیگا، امید ہے کہ اہل ذوق اسکی قدر کریں گے۔

نور الصباح

دنیا ابتدا ہی سے اختلافات کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے

اور جب تک یہ نظام رہیگا یہ سلسلہ اختلافات بھی جاری رہیگا، اختلافات اگر علم و دیانت کی بنا پر ہوں تو اسمیں حرج و قباحت کی کوئی بات نہیں، لیکن جب ان کی بنیاد ایک دوسرے کو نیچا دکھانا ہو تو پھر دنیا میں فتنے پھیلتے اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، بالخصوص مذہب کے نام پر اختلافات کی گرم بازاری کسی طرح بھی روا اور درست نہیں ہوتی،

سافع یدین کا مسئلہ ان مسائل میں سے ایک ہے جو ابتدائے اسلام سے آجتک اہل علم کے درمیان مابہ النزاع رہے، لیکن پہلے یہ کیفیت کبھی نہ تھی جو اب ہے، یعنی جو ایسا نہیں کرتا، اسکی نماز باطل یا خلاف سنت ہونے کا فتویٰ داغ دیا جائے،

یہ کیفیت آج اس دور میں اسلئے پیدا ہوئی کہ کچھ لوگ شعوری یا غیر شعوری طور پر ان قوتوں کے آلہ کار بن گئے جنھیں مسلمانوں کا اتحاد ایک لمحہ کے لئے بھی پسند نہیں تھا، ان آلہ کار افراد کی اکثریت علم و دانش سے بے بہرہ تھی، علم تھا بھی تو اسکی جڑیں مضبوط نہ تھیں اس لئے انہوں نے ایسا رویہ اختیار کیا جس سے عام مسلمان الجھاؤ کا شکار ہو کر رہ گیا،

اللہ بھلا کرے فاضل دوست مولانا حبیب اللہ ڈیروی فاضل مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا جنھوں نے اس مسئلہ پر قلم اٹھایا اور اس کے مالہ و ماعلیہ پر خوب خوب روشنی ڈالی،

مدرسہ نصرۃ العلوم کے شیخ الحدیث استاذنا الکرام مولانا محمد سرفراز خان صفدر علم و تحقیق کی دنیا میں جو معیار قائم کیا ہے اور ان کی کتابوں نے اہل حق کے مخالفین کی جس طرح ناکہ بندی کی ہے اس سے ایک زمانہ آگاہ ہے،

نور الصباح کے مصنف نے اپنے استاذ اور شیخ کے ذوق تحقیق کو سامنے رکھتے ہوئے بے پناہ محنت سے کام لیکر یہ کتاب مرتب کی ہے، جسکا مقدمہ حضرت الشیخ صفدر نے لکھا ہے اور اپنے عزیز ترین شاگرد کو

"فاضل نوجوان، عالم اجل، نکتہ رس ذہین و فطین وسیع النظر اور کثیر المطالعہ"

جیسے الفاظ سے یاد کیا ہے جو میرے خیال میں ایک استاذ کی طرف سے اپنے شاگرد کیلئے بڑا اعزاز ہے،

کتاب اپنے موضوع پر حرف آخر تو نہ ہوگی لیکن انشاء اللہ ایک بے پناہ ہتھیار ثابت ہوگی اور توقع ہے کہ مخالفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیاں رفع کرنے میں بھرپور کردار ادا کریگی،

ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ نے اپنی روائتی خوش ذوقی سے نہایت خوبصورتی سے چھپوایا ہے،

قیمت محض ۱۸/- روپے ہے۔

کرب و شدائد میں دستگیری

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک تاجر مدینہ منورہ سے مال لیکر شام میں جاتا اور شام سے مال تجارت لیکر مدینہ منورہ آتا اور متوکلا علی اللہ قافلہ سے علیحدہ چلتا، ایک بار شام سے مدینہ منورہ آرہا تھا کہ راستہ میں ایک چور گھوڑے سوار ملا، اور کہنے لگا اے تاجر! کھڑا ہو وہ کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ میری جان چھوڑ دے اور سب کچھ لے جا، چور نے کہا کہ مال تو میرا ہے ہی تجھے بھی جان سے مارونگا، بار بار التجا کی مگر اس نے نہ مانا تاجر نے کہا کہ ذرا مہلت دیدے اس نے کہا اچھا، تاجر نے وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر درج ذیل دعا پڑھی،

یاودود، یاودود، یاذالعرش المجید یامبدئ یامعید، یافعال لما یرید، اسئلك بنور وجهك الذى ملأ اركان عرشك واسئلك بقدرتك التى قدرت بها على جميع خلقك وبرحمتك التى وسعت كل شئ لا اله الا انت يامغيث اغثني يا مغيث اغثني، اس دعا کو پڑھا ہی تھا کہ اچانک ایک سبز پوش سوار ہاتھ میں نور کا حربہ لئے ہوئے آپہنچا اور تیروں کی بوچھاڑ کر کے چور کو گھوڑے سے گرا دیا اور تاجر سے کہا کہ اسکو قتل کر، تاجر نے کہا کہ میں نے آجتک کسی کو مارا نہیں ہے سوار نے چور کو قتل کر کے کہا کہ میں تیسرے آسمان کا

◎ قرآن کریم مع ترجمہ حضرت الامام لاہوری و ربط آیات جس کو برصغیر کے ہر مکتب فکر کے مستند علماء نے پسند کیا۔

——— ھدیہ: قسم اوّل -/۷۰ روپے قسم دوم -/۵۰ روپے

◎ خطبات جمعہ: حضرت لاہوریؒ کے مشہور عالم خطبات جمعہ جسے نئے انداز سے دو حصّوں میں طبع کرایا جارہا ہے۔

——— (زیر طبع) حصّہ اوّل -/۱۸ حصہ دوم -/۲۱

◎ مجالس ذکر: حضرت کی اصلاحی تقاریر کا قیمتی خزانہ، نیا انداز، نئی ترتیب۔

——— حصّہ اوّل: -/۱۸ روپے حصّہ دوم -/۲۱ روپے (زیر طبع)

◎ اسلامی تعلیمات: حضرت مولانا عبید اللہ انور کے خطبات و مواعظ کا قیمتی مجموعہ

——— ہدیہ -/۲۴ روپے

◎ ملفوظات: حضرت لاہوریؒ کے ملفوظات کا دل آویز گلدستہ ——— ہدیہ ۷/۲۵ روپے

گلدستہ صد احادیث نبوی، ترجمہ و تشریح حضرت لاہوریؒ ——— ہدیہ ۱/۵۰ روپے

◎ خلاصۃ المشکوٰۃ: حدیث کی مشہور کتاب مشکوٰۃ کا خلاصہ۔ حضرت لاہوریؒ کی محنت کا شاہکار

——— ہدیہ - ۹ (زیر طبع)

◎ اصلی حنفیت: مذہب حنفی کی سچی تصویر حضرت لاہوریؒ کے قلم سے ——— ہدیہ - ۱/۵۰ روپے

◎ ہماری آزادی: مولانا ابو الکلام آزاد کی مشہور زمانہ کتاب کا اُردو ترجمہ

خوبصورت کتابت و طباعت اور مضبوط جلد صفحات ۵۵۰ سے زائد۔ قیمت - ہدیہ -/۲۵ روپے

◎ یدِ بیضاء: حضرت لاہوری قدس سرہٗ کے شیخ و مربی حضرت دین پوریؒ کی مبسوط سوانح حیات حامی عبیدی کے قلم سے ——— ہدیہ -/۲۵ روپے

حضرۃ لاہوری قدس سرہٗ کے ۳۵ رسائل کا سیٹ
بھی ان شاء اللہ عنقریب تیار ہوجائے گا!

المعلن: ناظم شعبہ نشر و اشاعت انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

خدام الدین

کے پچیس سال خدمت دین کی درخشاں مثال

رئیس الادارہ جانشین شیخ التفسیر حضرت
مولانا عبید اللہ انور دامت برکاتہم
مدیر منتظم میاں محمد اجمل قادری
مدیر عبد الرحمن

خدام الدین

ہفت روزہ خدام الدین لاہور

دنیا بھر میں دستیاب ہے
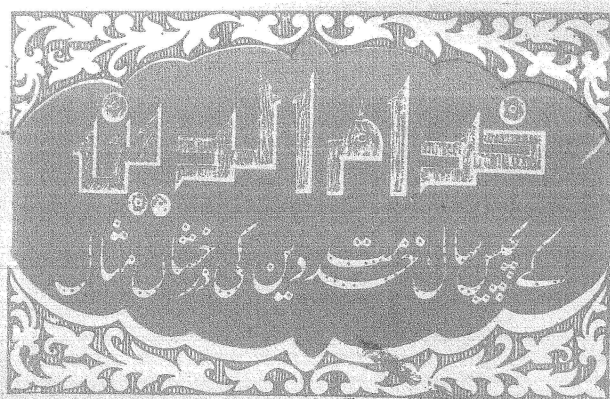
ایشیا کا قدیم ترین کثیر الاشاعت دینی معیاری ہفت روزہ

ربع صدی سے روایتی آب و تاب کے ساتھ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے "خدام الدین" فکر ولی اللّٰہی کا بے باک ترجمان جو اعلاء کلمۃ الحق کے فرائض بحسن و خوبی سرانجام دے رہا ہے "خدام الدین" کا ہر شمارہ مواد کے اعتبار سے خاص شمارہ ہوتا ہے۔ حالات حاضرہ پر پُر مغز اداریے۔ عصری مسائل کے محققانہ تجزیئے، بے لاگ جائزے عبادات، معاشیات، اقتصادیات، تاریخ اور دیگر موضوعات پر تحقیقی مقالے شامل اشاعت کئے جاتے ہیں خدام الدین میں درس حدیث خطبہ جمعہ مجلس ذکر ایسے مستقل عنوانات ہوتے ہیں۔ خواتین اور بچوں کے لیے مختص صفحات، اور قارئین کے لیے "باب المراسلات"۔

ان امتیازی خوبیوں کے علاوہ اعلیٰ کتابت و طباعت ۲۳ × ۳۳ سائز میں ۳۲ صفحات

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ پچاس پیسے صرف

مستقل خریداروں کے لیے خصوصی رعایت	خریداری	شمارے	کل قیمت	رعایت	بچت
	سالانہ	۵۲	۷۸ روپے	۶۰ روپے	۱۸ روپے
	ششماہی	۲۶	۳۹ روپے	۳۰ روپے	۹ روپے

مزید رعایت

مدت خریداری میں جو خصوصی نمبر شائع ہوں گے سالانہ خریدار حضرات کو اسی قیمت میں دیئے جائیں گے کسی خصوصی نمبر کی علیحدہ قیمت وصول نہیں کیجائیگی

بدل اشتراک کی رقم بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ بنام مینجر خدام الدین لاہور ارسال کریں۔

زر سالانہ بذریعہ رجسٹرڈ ہوائی ڈاک

- سعودی عرب، کویت، ایران، عراق، اردن شام، نیپال، سری لنکا، ترکی، انڈونیشیا، الجزائر، یونان — ۱۶۰ روپے
- ابو ظہبی، دوبئی، قطر، مسقط، شارجہ، یمن، برما — افغانستان ۱۵۰ روپے
- مالدیپ، لکادیپ، بھارت ۱۵۵ روپے
- امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا ۱۶۵ روپے
- انگلستان، ناروے، اٹلی، ڈنمارک، ہالینڈ لیبیا، کمبوچیا، لاؤس، یونان، تھائی لینڈ، ویت نام، چین، نائیجیریا، ہانگ کانگ، ملائیشیا، جاپان، سویڈن، فرانس مغربی جرمنی، نیوزی لینڈ، افریقہ اور بنگلہ دیش ۱۷۵ روپے۔

طریق کار "بیرون ملک سے سالانہ خریدار بننے کے لیے اس ملک کے لیے زر سالانہ کی مقرر کردہ رقم کسی بھی ایسے بنک کے ذریعہ جس کی شاخ لاہور میں موجود ہو بذریعہ بنک ڈرافٹ "مینجر ہفت روزہ خدام الدین لاہور" کے نام ارسال فرمائیں۔ چیک خواہ ملکی ہی کیوں نہ ہوں وصول نہیں کیے جائینگے البتہ پاکستان میں رہائش پذیر کسی عزیز کی وساطت سے رقم ارسال کی جاسکتی ہے۔"

احسان الواحد سرکولیشن مینجر ہفت روزہ خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور پاکستان